REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم　وعلی عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

شمارہ ۱۱

لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

شرح چندہ
سالانہ ۴۵ روپے
ششماہی ۲۳ روپے
ممالک غیر بذریعہ ہوائی ڈاک ۱۴۰ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۱۰ رجب ۱۴۰۷ ہجری　۱۲ امان ۱۳۶۶ ہش　۱۲ مارچ ۱۹۸۷ء

2628
Dr Major Zaheeruddin Khan sb
A.M.C. Commond Hospital
Sec:- 12
U.T. CHANDIGARH- 160012

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۸ ماہ امان (مارچ)۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں لندن سے بذریعہ ڈاک ملنے والی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ

"حضور پُر نور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں اور دن رات مہمات دینیہ کے سر کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔" الحمد للہ۔

احباب کرام بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے جان و دل سے محبوب آقا کا ہر آن حامی و ناصر ہو اور مقاصدِ عالیہ میں حضور پُر نور کو ہمیشہ فائز المرامی عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

● ــ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعتِ احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ہنوز پاکستان کے سفر پر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر آن اپنی حفظ و امان میں رکھے اور بخیر و عافیت مرکزِ سلسلہ میں واپس لائے۔ آمین۔

● ــ مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام و احبابِ جماعت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔

الحمد للہ۔

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

مجلس علم و عرفان

منعقدہ ۲۰ تا ۳۰ اگست ۱۹۸۶ء بر موقعہ احمدیہ سمر سکول برائے طالبات بمقام اسلام آباد۔ ٹلفورڈ

مُرتّبہ :۔ مکرمہ ثریا غازی صاحبہ۔ لندن

س :۔ کیا مہندی پارٹی کی اجازت ہے یا نہیں ؟

ج :۔ فرمایا، جہاں تک مہندی پارٹی کا تعلق ہے، مختلف لوگ اس کو مختلف طریقے سے مناتے ہیں اس لئے حتمی طور پر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ہر طرح کی مہندی پارٹی منع ہے۔ حضور نے بتایا کہ میرے اپنے گھر میں بڑی بیٹی کی شادی کے موقع پر ہم نے بھی مہندی پارٹی کی تھی۔ چند بچیوں اور چند عزیزوں کو بلایا تا کہ وہ لڑکی کے ہاتھ پر (مہندی) لگائیں اور کچھ رونق بھی ہو جائے۔ لیکن اس (موقعہ) پر نہ ہم نے کچھ تکلف کیا اور نہ ہی کسی قسم کے تکلف کی حوصلہ افزائی کی۔ کوئی دعوتی کارڈ نہیں بھجوائے گئے۔ کسی دعوت کا انتظام نہ کیا گیا اور نہ ہی کسی سے تحفے تحائف قبول کئے۔ شادی سے ایک روز قبل چند عزیز و اقارب اکٹھے ہوئے۔ لڑکیوں نے کچھ خوشی کے گیت گائے اور لڑکی کے ہاتھوں میں مہندی لگائی۔ فرمایا ایسی مہندی کو تو میں غلط نہیں سمجھتا کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو پھر اپنے گھر میں کیوں ہونے دیتا۔ اور نہ ہی ایسی مہندی سے اب کسی کو منع کر سکتا ہوں۔ ہاں اگر لوگ تدنی سے بڑھیں گے اور شان و شوکت اور امارت کا مظاہرہ کرنے لگیں گے اور اُن کی نقل میں اُن کے غریب بھائی بھی اپنی حیثیت سے بڑھ کر اپنے امیر بھائیوں کی نقل کرتے ہوئے مشکلات کا سامنا کرنے لگ جائیں گے تب ہی انہیں ایسی پارٹیاں کرنے سے یکسر منع کر دوں گا۔ فرمایا، ماضی میں بھی ایسا ہی ہوتا آیا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے ایک وقت تک مہندی پارٹیوں پر خاموشی رہ کر چشم پوشی سے کام لیا۔ لیکن جونہی لوگوں کے رجحان کا اسلامی سادگی کی حدود سے تجاوز کرنے کا خطرہ پیدا ہوا تو آپؓ نے ایسی پارٹیوں پر شدید ناراضگی کا اظہار کیا۔ پس اگر مہندی پارٹی میں سادگی ہو اور اس موقعہ پر ایسی رسومات نہ کی جائیں جو جماعتِ احمدیہ کے مسلک کے خلاف ہوں تو پھر ایسی مہندی پارٹی کا کوئی حرج نہیں۔

س :۔ پردہ کب اور کس طرح شروع ہوا؟

ج :۔ فرمایا، ایک دفعہ میں نے پردہ کے متعلق تحقیقات کرنی شروع کی تو مجھے معلوم ہوا کہ زمانہ قدیم سے ہر تہذیب میں کسی نہ کسی شکل میں پردہ موجود تھا۔ ہندو گھرانوں میں بڑے سخت پردے کا رواج تھا گو اب ختم ہوتا جا رہا ہے۔ ہندو عورتیں اپنی چادر کو گھسیٹ کر ایک لمبا سا گھونگھٹ نکالے رکھتی تھیں اور کسی مرد کے لئے ان کا چہرہ دیکھنا ممکن نہ ہوتا تھا۔ اسی طرح دراوڑ قوم میں جو آرین کی آمد سے قبل ہندوستان کے اصل باشندے تھے چار ہزار سال سے پردے کا رواج موجود تھا اور خوش قسمتی سے اب تک موجود ہے۔ ان کی عورتیں اب بھی مسلمان عورتوں سے زیادہ پردہ کرتی ہیں۔ عیسائی عورتیں بھی چہرے پر ہلکا سا نقاب ڈالتی تھیں۔ ہو سکتا ہے کہ کسی زمانہ میں یہ نقاب موٹا ہوتا ہو۔ اور آہستہ آہستہ ہلکا ہوتا گیا۔ فرمایا، جب میں نے اس تحقیق کو آگے بڑھایا تو مجھے دنیا میں پردے کے آثار نظر آئے۔ جس طرح کھنڈرات کو دیکھ کر بڑی بڑی عمارتوں کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے اسی طرح ہر قوم اور ملک میں پردے کے

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۵ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۶ ہش / ۱۹۸۷ء کو منعقد ہوگا!!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سال جلسہ سالانہ قادیان ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۶ ہش / ۱۹۸۷ء کی تاریخوں میں منعقد کئے جانے کی منظوری مرحمت فرما دی ہے۔!

احباب دعا کریں جماعت کے لئے جلسہ سالانہ ۱۹۸۷ء ہر لحاظ سے اپنی شان میں پہلے سے بڑھ چڑھ کر ہو۔ اللہ تعالیٰ اسے جماعت کے لئے مبارک کرے اور اپنے افضال۔ انوار۔ برکات نازل فرمائے۔ آمین۔

احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے عزم کرتے ہوئے تیاری شروع فرما لیں۔ اللہ تعالیٰ احبابِ جماعت کو پہلے سے بھی زیادہ تعداد میں جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۷ء میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش :۔ عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید ساڑی مارٹ صالح پور کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ بدر پرائیٹر۔ نگران بورڈ صدر انجمن احمدیہ قادیان

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۲؍امان ۱۳۶۶ ہش

حق اور انصاف کا خون!

الٰہی جماعتوں کو اپنے سفرِ زندگی کی ابتدائی منزلوں میں بارہا ظلم و ناانصافی اور جبر و استبداد کی ایسی ہولناک طغیانیوں سے سابقہ پڑتا ہے جب اُن کے لئے اِنَّمَا اَشْکُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْ اِلَی اللّٰہِ کے درد بھرے قرآنی الفاظ میں اپنے مولا کے حضور عاجزانہ فریاد کے سوا اور کوئی چارۂ کار باقی نہیں رہتا۔ بعینہٖ یہی کیفیت مقدمۂ ساہیوال (پاکستان) میں ملوث کئے گئے بے گناہ اور مظلوم احمدی بھائیوں کی حالتِ زار کا احساس کر کے آج ہر احمدی کے دل کی ہے۔ صدرِ پاکستان کی طرف سے سزائے موت پر نظرِ ثانی کی درخواست مسترد کر دیئے جانے کے بعد بظاہر حالات اب کسی قانونی چارہ جوئی کی گنجائش دکھائی نہیں دیتی۔ مگر خدائے ذوالعرش کی بے پایاں رحمتوں اور قدرتوں سے ہم اب بھی پُر اُمید ہیں کہ وہ اپنے کمزور و ناتواں اور عاجز بندوں کی فریاد ضرور سُنے گا۔ اور حق و انصاف کا خون کرنے والے وقت کے نمرودوں کی تمام تر سفلی تدبیروں کو خائب و خاسر کر کے راستبازوں کی اِس مظلوم اور مقہور جماعت کو یقیناً اپنی تقدیرِ خیر سے نوازے گا۔ وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ۔

سراسر ظلم اور ناانصافی پر مبنی اِس مقدمۂ قتل کی خونچکاں داستان ۲۶؍اکتوبر ۱۹۸۴ء سے شروع ہوئی جب نمازِ فجر کے معاً بعد متعصب مُلّاؤں اور اُن کے چیلے چانٹوں کا ایک مشتعل ہجوم ہاتھوں میں سیاہی، برش اور بالٹیاں لئے مسجد احمدیہ مشن روڈ ساہیوال پر حملہ آور ہُوا۔ مسجد کی بیرونی دیوار اور صدر دروازہ پر لکھی ہُوئی قرآنی آیات اور کلمہ طیبہ کی عبارت پر اپنے ناپاک ہاتھوں سے سیاہی پوتنے کے بعد اس ہجوم نے مسجد کے اندر داخل ہونے کی کوشش کی۔ جس پر خادم مسجد احمدیہ مکرم نعیم الدین صاحب نے اپنی اور املاکِ مسجد کی حفاظت کے لئے شاٹ گن سے دو ہوائی فائر کئے۔ نتیجتاً انسان نما شیطانوں کا یہ ریوڑ خوفزدہ ہو کر باہر کی طرف بھاگا۔ مگر وہاں پر کھڑے مُلّاؤں نے یہ کہہ کر اُسے پھر مسجد پر بلہ کرنے کی ترغیب دی کہ یہ فائرنگ نہیں تھی بلکہ محض نہیں ڈرانے کے لئے پٹاخے چھوڑے گئے تھے۔ چنانچہ مُلّاؤں کی انگیخت پر ہجوم پہلے سے بھی کہیں زیادہ اشتعال انگیزی کے ساتھ مسجد میں دوبارہ داخل ہُوا۔ جس پر نعیم الدین صاحب کو دوبارہ فائر کرنے پر مجبور ہونا پڑا۔ نتیجتاً جامعہ رشیدیہ ساہیوال کا خطیب قاری بشیر احمد اور گورنمنٹ انسٹی ٹیوٹ ساہیوال کا ایک طالب علم رفیق اظہر موقعہ پر ہی ہلاک ہو گئے اور باقیوں نے راہِ فرار اختیار کی۔

ان تمام حقائق پر پردہ ڈالتے ہوئے حکومت کے زرخرید مُلّاؤں نے خُدا اور رسول کی قسمیں کھا کر تھانے میں یہ جھوٹی اور بے بُنیاد رپورٹ درج کرائی کہ ہم قادیانیوں کی عبادت گاہ کے باہر یہ سُننے کے لئے کھڑے ہوئے تھے کہ کہیں صدارتی آرڈیننس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اندر اذان تو نہیں دی جا رہی، اِسی اثناء میں فلاں فلاں افراد نے ہم پر فائرنگ کی اور مقتولین کو گھسیٹ کر اندر لے گئے۔

جُبّہ پوش مُلّاؤں کی اِس سرتاسر جھوٹی اور بے بنیاد رپورٹ پر ساہیوال پولیس جو اَب تک خاموش تماشائی بنی بیٹھی تھی فوراً حرکت میں آئی اور اُس نے جماعت کے سات افراد، مکرم نعیم الدین صاحب خادم مسجد، مکرم محمد الیاس مُنیر صاحب مربی سلسلہ، مکرم عبدالقدیر صاحب اور مکرم نثار احمد صاحب (طالب علم)، مکرم حاذق رفیق صاحب طاہر زرگر، مکرم چوہدری محمد اسحٰق صاحب اور مکرم محمد دین صاحب ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس کو گرفتار کر لیا۔ جبکہ ان میں سے تین افراد وقوعہ پر موجود ہی نہیں تھے۔ اس پر طُرفہ یہ کہ پولیس رپورٹ میں تو ان سات افراد کے نام ہی لکھائے گئے مگر مقدمہ گیارہ افراد پر قائم کیا گیا جن میں ساہیوال کے دو نامور احمدی وُکلاء مکرم حفیظ الدین صاحب اور مکرم شاہد نصیر باجوہ صاحب، بینک منیجر مکرم لُطف الرحمٰن صاحب اور گورنمنٹ کالج ساہیوال کے پروفیسر مکرم طفیل صاحب کے نام بھی شامل کئے گئے۔ بین الاقوامی طور پر تسلیم شُدہ قانونی اُصولوں کے برخلاف پاکستان کے ان گیارہ احمدی شہریوں پر سول کورٹ کی بجائے سپیشل فوجی عدالت ۶۲ میں مقدمہ چلایا گیا۔ جس کی نہ صرف اُس زون کے مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل گیلانی نے بلکہ ساہیوال بار ایسوسی ایشن کے ۹۱ وکلاء نے بھی پُرزور الفاظ میں مذمت کی۔ مگر فوجی آمروں کے آگے ان سب کی آواز صدا بصحرا ثابت ہوئی۔

اواخر اپریل ۱۹۸۵ء تک فوجی عدالت نے اِس مقدمہ کی سماعت مکمل کرنے کے بعد اس پر اپنا فیصلہ محفوظ رکھا۔ اسی دوران جنرل محمد ضیاء الحق نے اعلان کیا کہ مُلک میں سِول حکومت قائم ہو جانے کے بعد فوجی عدالتوں کے اختیارات ختم ہو جائیں گے۔ اور ان میں چل رہے مقدمات سِول عدالتوں کو منتقل کر دیئے جائیں گے۔ مگر ۳۰؍دسمبر ۱۹۸۵ء کو ملک میں سول حکومت قائم ہو جانے کے بعد بھی پاکستانی احمدیوں پر چل رہے بے شمار دُوسرے مقدمات کی طرح یہ مقدمہ بھی بدستور فوجی عدالت کی تحویل میں رہا۔ اور صدرِ پاکستان کی توثیق کے بعد خصوصی فوجی عدالت کی طرف سے محفوظ رکھا گیا۔ اس کا فیصلہ ۱۵؍فروری ۱۹۸۶ء کو مقامی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے سُنایا جس میں مکرم محمد الیاس مُنیر صاحب اور مکرم محمد نعیم الدین صاحب کو سزائے موت کے علاوہ ۲۵/۲۵ ہزار روپیہ جرمانہ اور مکرم حاذق رفیق صاحب طاہر، مکرم نثار احمد صاحب، مکرم عبدالقدیر صاحب اور مکرم محمد دین صاحب کو ۲۵/۲۵ سال قید بامشقت کے ساتھ ۵/۵ ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا سُنائی گئی۔ فوجی عدالت کے اِس بہیمانہ اور غیر منصفانہ فیصلہ کی امریکن کانگریس، ایمنسٹی انٹرنیشنل لندن اور تحفظِ حقوقِ انسانی کی متعدد دُوسری عالمی تنظیموں کے علاوہ اندرونِ مُلک سیاسی تبدیلیوں کی امدادی کمیٹی کے جنرل سیکرٹری لیاقت حسین وڑائچ اور ظفر ملک، نیشنل لبریٹیز کونسل کے سیکرٹری عظمت سعید اور افضل بھی۔ پاکستان نیشنل پارٹی کے راہنما راجہ ذوالقرنین اور محمد حنیف گورایا۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے راہنما سیّد فاروق گیلانی اور رانا محمد فاروق۔ نامور سیاستدان و ماہرِ قانون میاں محمود علی قصوری، ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن لاہور اور بہت سی دُوسری سیاسی و سماجی تنظیموں اور اہم شخصیتوں نے شدید الفاظ میں مذمت کی اور مطالبہ کیا کہ مُلک میں سول حکومت قائم ہو جانے کے بعد ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی طرف سے سابقہ فوجی عدالت کے فیصلہ کو ریلیز کئے جانے کا قانوناً کوئی جواز نہیں۔ لہٰذا اس فیصلہ کو کالعدم قرار دیتے ہوئے مقدمہ کی سماعت دوبارہ سول کورٹ میں کرائی جائے۔ مگر افسوس کہ اقتدار کے نشہ میں چُور پاکستان کے فوجی حکمرانوں پر اس عالمگیر صدائے احتجاج کا بھی کوئی اثر نہ ہُوا۔

آئین کی رُو سے چونکہ ملزمان کو اس فیصلہ پر نظرِ ثانی کے لئے صدرِ مملکت سے درخواست کرنے کا حق حاصل تھا۔ اِس لئے مقررہ مدت کے اندر اندر یہ درخواست بھی داخل کر دی گئی۔ جس پر مسلسل ایک سال کی طویل اور صبر آزما خاموشی کے بعد جماعتِ احمدیہ سے تشنیٔ ذاتی بُغض اور عناد کا پیمانہ ایک بار پھر چھلکا اور صدرِ پاکستان نے گزشتہ ماہ فیصلہ پر نظرِ ثانی کی یہ درخواست بھی مسترد کر دی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

نمرودِ وقت کے اِس ظالمانہ اور بہیمانہ اقدام پر ہمارے دِل یقیناً بہت زیادہ غمگین اور مجروح ہیں مگر قرآنی الفاظ اِنَّمَا اَشْکُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْ اِلَی اللّٰہِ کے مطابق ہماری عاجزانہ فریاد صرف اپنے مولا کے حضور میں ہے جو قادر، قدیر اور مقتدر ہے۔ تاہم ہماری اس دردمندانہ فریاد کے پسِ پردہ کسی بھی نوع کی جانی اور مالی قربانی کا خوف ہرگز کارفرما نہیں۔ ہم ایسے خود سر فوجی حاکم کو اپنے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہُ اللہ کے الفاظ میں بتا دینا چاہتے ہیں کہ "خدا کی قسم ..... ہم یہ پسند کریں گے کہ ہمارے وجود مٹا دیئے جائیں لیکن یہ پسند نہیں کریں گے کہ کلمہ توحید کو دُنیا سے ناپید کیا جائے"۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اس عہد پر پُورا اُترنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خورشید احمد انور

پھر عظمتِ اسلام کا آتا ہے زمانہ

آ مشعلِ ایمان کی لَو اور بڑھا دیں — آ دُنیائے تاریک کو پُر نُور بنا دیں
چلتا ہے جو دُشمن کبھی سینوں کو اُبھارے — ہم اپنے سروں کو درِ مولا پہ جھکا دیں
آ دِیدۂ گریاں کو کریں سیلِ ہمہ گیر — آ شورشِ اقوام کی آتش کو بجھا دیں
ہو خواہشِ تزئینِ گلستانِ محبت — سب غیظ و غضب کے خس و خاشاک جلا دیں
دِکھلائیں اُنہیں پھر رہِ افلاک نشینی — مژدۂ لقا خاک نشینوں کو سُنا دیں
اکسیر ہو نفرت کے لئے اپنی محبت — جو دِل کو دُکھاتا ہے اُسے دِل سے دُعا دیں
ہوتی ہے خلافت ہی سے تالیفِ دلوں کی — وحدت کا ہے یہ راز زمانے کو بتا دیں
نزدیک ہو، تا وحدتِ اقوام کی تعبیر — تبلیغ کی سینوں میں نئی جوت جگا دیں
لیں مہدیؑ موعودؑ سے ایماں کے خزانے — دُنیا ہے تہی دست خزانوں کو لُٹا دیں
پھر عظمتِ اسلام کا آتا ہے زمانہ — پیغامِ مسیحا سبھی قوموں کو سُنا دیں
ویران ہے وہ گھر جہاں تقویٰ نہیں باقی — مرمر کی سِلوں سے بھلا اُسے گرچہ سجا دیں

گر چھن گئی اِک سجدہ گہِ شوق تو کیا غم
ہر خاک کے ذرّے کا حرم آؤ بنا دیں

محتاجِ دُعا، احمد ربانی۔ تہران (ایران)

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ بڑی تیزی کے ساتھ صد سالہ جوبلی کے جشن کی طرف بڑھ رہی ہے

اس کی تیاری کیلئے بہت تھوڑا وقت باقی رہ گیا ہے جس کی طرف میں جماعت کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں!

اگر خدانخواستہ حالات کی ناسازگاری کے باعث ربوہ میں یہ جشن شایان شان طریق پر نہ منایا جاسکا

تو

دنیا کے کونے کونے میں اس شان اور قوت کے ساتھ منایا جائے گا کہ دشمنوں کے کانوں کے پردے پھٹ جائیں

از سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ مورخہ ۳۰ صلح ۱۳۶۶ ہش مطابق ۳۰ جنوری ۱۹۸۷ء بمقام مسجد فضل لندن

مرتبہ:- مکرم عبد الحمید غازی صاحب۔ لندن

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور اقدس نے سورۂ یونس کی مندرجہ ذیل آیات کریمہ تلاوت فرمائیں:-

وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ وَّمَا تَتْلُوا مِنْهُ مِن قُرْآنٍ وَّلَا تَعْمَلُونَ مِنْ عَمَلٍ إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا إِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ ۚ وَمَا يَعْزُبُ عَن رَّبِّكَ مِن مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَلَا أَصْغَرَ مِن ذَٰلِكَ وَلَا أَكْبَرَ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ۝ أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۚ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ وَلَا يَحْزُنكَ قَوْلُهُمْ ۘ إِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا ۚ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝

(یونس ۱۰ : ۶۲ تا ۶۶)

اور پھر فرمایا:-

قرآن کریم کی جن آیات کی میں نے تلاوت کی ہے ان کا ترجمہ یہ ہے کہ جو پہلی آیت ہے وہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرماتے ہوئے آپ کے غلاموں کو اسی خطاب میں شامل فرما لیتی ہے اور اچانک جس طرح ایک چشمہ پھوٹتا ہے اور وہ وسیع ہو جاتا ہے اس طرح حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر سے جو چشمہ پھوٹتا ہے اس میں رفتہ رفتہ ان غلاموں کو بھی شامل فرما لیا جاتا ہے جو آپ کے تابع ویسے ہی کام کرتے ہیں

ایک بڑا خوبصورت انداز

فرمایا وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ وَّمَا تَتْلُوا مِنْهُ مِن قُرْآنٍ ..... کہ اے محمدؐ! تو جس شان میں بھی ہے، جس شان میں بھی ہوتا ہے، وَمَا تَتْلُوا مِنْهُ مِن قُرْآنٍ ..... اور جو تو اپنے رب کی طرف سے قرآن کی تلاوت کرتا ہے وَلَا تَعْمَلُونَ مِنْ عَمَلٍ إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا اور اے محمد مصطفےٰؐ کے غلامو! تم کوئی عمل بھی ایسا نہیں کرتے جسے ہم دیکھ نہیں رہے ہوتے۔ إِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ ..... جب تم سب لوگ خوب ڈوب کر نیک کاموں میں تمام دل و جان کے ساتھ ادا کر رہے ہوتے ہو۔ یہاں شان کا معنی بالعموم کام کیا جاتا ہے۔ اور یہ درست ہے۔ شان کا معنی کام بھی ہے۔ لیکن شان کا معنی کام کے علاوہ ایک جلوہ نمائی بھی ہے۔ انہی معنوں میں اردو میں شان کا لفظ مستعمل ہے۔ اور انہی معنوں میں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کے متعلق آتا ہے كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ہر لحظہ وہ ایک حال الگ جلوہ نمائی کر رہا ہوتا ہے۔ اک نئی شان دکھا رہا ہوتا ہے۔ تو حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جب شان کا لفظ آتا ہے یا آیا ہے یہاں تو اس سے مراد یہ ہے کہ تو ہر حال میں

ایک حسین جلوہ نمائی

کر رہا ہے۔ تیری سیرت کا ہر پہلو، ہر لحظہ ایک شان دکھا رہا ہے۔ اور دوسرا یہ معنی ہے کہ تیری زندگی کا کوئی لمحہ بھی غیر مصروف نہیں ہے۔ ہر وقت کاموں میں منہمک رہتا ہے۔ پس جب بھی میں تجھے دیکھتا ہوں، یعنی خدا کہتا ہے کہ میں تجھے کسی نہ کسی کام میں منہمک پاتا ہوں۔ تیری زندگی کا ذرہ ذرہ مصروف ہے۔ جاگتا بھی اور سوتا بھی۔ وَمَا تَتْلُوا مِنْهُ مِن قُرْآنٍ۔ اور ہر وقت خدا تعالیٰ نے جو کلام تجھ پہ نازل کیا ہے اس کی تلاوت کرتا رہتا ہے۔ یعنی اس کی تلاوت خواہ لفظاً ہو یا عملاً ہو یا تفسیر ہو نیند کی حالت میں جو ذکر جاری ہے اس پر بھی یہ آیت حاوی ہو جائے گی۔ اور اس کے بعد فرمایا:

وَلَا تَعْمَلُونَ مِنْ عَمَلٍ إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا۔ اب یہاں سے آگے تمام مسلمانوں کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلنے والے ہیں ان کو شامل کر کے فرمایا وَلَا تَعْمَلُونَ مِنْ عَمَلٍ۔ یہاں شان کا لفظ نہیں بلکہ عمل کا لفظ بولا ہے۔ تم جن کاموں میں بھی مصروف ہوتے ہو، کوئی بھی ان میں سے ایسا نہیں جو خدا کی نگاہ کے سامنے نہ ہو۔ وَمَا يَعْزُبُ عَن رَّبِّكَ مِن مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ۔ اور یاد رکھو کہ

اللہ کی نظر

سے، اللہ کی نگاہ سے ایک ذرے کے برابر وزن کی چیز بھی غائب نہیں ہوتی خواہ وہ زمین میں ہو خواہ وہ آسمان میں ہو۔ اور ذرے سے چھوٹی بھی جتنی چیزیں ہیں وہ سب اس کی نظر میں ہیں۔ اور اس سے بڑی جتنی چیزیں ہیں وہ سب اس کی نظر میں ہیں۔ یہاں مِثْقَالِ ذَرَّةٍ سے چھوٹی چیز کا جو تصور پایا جاتا ہے وہ ہر زمانے میں بدلتا ہے۔ گزشتہ زمانوں میں مِثْقَالِ ذَرَّةٍ سے جو ذہن میں تصور ابھرا کرتا تھا، اس ذکر سے، وہ ایک ہلکے سے غبار کا تصور تھا۔ لیکن آنکھ سے اوجھل کسی چیز کا تصور نہیں تھا۔ ان کو جب یہ آیت مخاطب ہوتی ہے تو ان کے ذہن میں یہ بات ابھرتی ہو گی کہ جو کچھ ہم دیکھ رہے ہیں اس سے نیچے بھی کوئی چیز ہے۔ اور ان کے لئے یہ پیغام مکمل تھا۔ آج کا انسان وہ چیزیں بھی معلوم کر چکا ہے جسے آنکھ نہیں دیکھتی۔ مثلاً ایٹم ہے۔ مثلاً اس سے چھوٹے ذرات ہیں جن پر ایٹم بنا ہوا ہے۔ پروٹونز (PROTONS) نیوٹرونز (NEWTRONS) ہیں، الیکٹرونز (ELECTRONS) ہیں وغیرہ وغیرہ۔ ان میں سے ہر ذرہ جس پر اس کی نظر پڑی ، تاریخی سفر میں جس میں اس کی علمی جستجو کی، ہر مقام پر یہی سمجھا کہ یہ آخری ذرہ ہے۔ اس سے چھوٹا ذرہ ممکن نہیں۔ اور قرآن کریم کی یہ آیت مسلسل اعلان کرتی چلی گئی وَلَا أَصْغَرَ مِن ذَٰلِكَ۔ کہ جسے تم چھوٹے سے چھوٹا سمجھ رہے ہو اس سے بھی چھوٹی کوئی چیز ہے۔ اور وہ بھی خدا کی نظر میں ہے۔ اور جب سائنسدانوں نے مزید غور کیا تو سب پارٹیکلز (SUB - PARTICLES) نکلے، سب پارٹیکلز پھر آگے جس چیز سے بنے ہوئے ہیں وہاں تک ان کو رسائی ہوئی۔ اور ہر مقام پر یہ سمجھا گیا کہ اب ہم چھوٹے سے چھوٹے کے تصور کو اپنے درجۂ کمال تک پہنچا چکے ہیں۔ اور

اور ہر غور کے بعد قرآن کریم کی آیت کا یہ اعلان سچا نکلا

وَلَا أَصْغَرَ مِن ذَٰلِكَ کہ جو بھی چھوٹے سے چھوٹا ہے اس سے بھی چھوٹا کچھ ایسا ہے جس کا تمہیں علم نہیں۔ مگر خدا کو اس کا علم ہے۔ اور جوں جوں تم علم میں سفر کرتے چلے جاؤ گے اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق تم پہ ان چیزوں کا علم بھی کھلتا چلا جائے گا۔ ان کا علم تم پہ روشن ہوتا چلا جائے گا یہی کیفیت اکبر

کی ہے۔ انسان کا جو کائنات کا تصور ہے وہ بھی پھیلتا چلا جا رہا ہے۔ اور جسے وہ اَکْبَر سمجھا تھا کچھ عرصے کے بعد پتہ چلا کہ اُس سے بھی بڑی چیزیں ہیں۔ پھر جنہیں وہ اُس سے بھی بڑی چیزیں سمجھا تھا کچھ عرصے کے بعد علم ہُوا کہ اُس سے بھی بڑی چیزیں ہیں۔ تو نہ "باریک تر" کی کوئی منتہا ہے، نہ عظمت اور وسعت کی کوئی انتہا ہے۔ ہر پہلو سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم "باریک تر" پہ بھی نظر کئے ہُوئے ہیں اور بڑی سے بڑی چیز پر بھی۔

اِس آیت میں، اس ذکر میں جو خاص معنے پیدا ہوتے ہیں وہ یہ ہیں کہ مومنوں کو بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے بڑے بڑے کاموں کی توفیق ملتی ہے۔ اور ملتی رہے گی۔ اور وہ کام لوگوں کے سامنے آجاتے ہیں۔ بڑی چیزوں کو عام لوگ دیکھ لیتے ہیں لیکن بہت سے چھوٹے چھوٹے ایسے کام ہیں جو خدا کے مومن بندے اپنی توفیق کے مطابق کرتے چلے جاتے ہیں۔ اور چونکہ وہ چھوٹے ہوتے ہیں اِس لئے دُنیا کی اُن پر نظر نہیں پڑتی۔ تو

اللہ تعالیٰ مومنوں کو یہ خوشخبری دے رہا ہے

کہ تمہاری چھوٹی سے چھوٹی نیکی بھی میری نظر کے سامنے ہے۔ میری آنکھوں کے سامنے رہتے ہو تم اور تمہارے دِل میں جو ایک بہت ہی باریک تر پیار کا خیال آتا ہے اللہ کے لئے، وہ بھی اللہ فرماتا ہے میری نظر کے سامنے ہے۔ کوئی ذرہ زندگی کا ایسا نہیں، کوئی اُس کی حرکت نہیں، کوئی اس کا سکون نہیں ہے جس میں کوئی واقعہ پیدا ہو اور وہ خدا کی نظر سے اوجھل ہو۔

اِن آیات کا انتخاب، مَیں آگے بھی ترجمہ کروں گا، اس لئے مَیں نے کیا ہے کہ جن نیک کاموں کے لئے خصوصیت سے مَیں نے گزشتہ جمعے میں بھی آپ کو توجہ دلائی تھی اور اس جمعے میں بھی کچھ توجہ دلاؤں گا۔ اس کے لئے مَیں آپ کو ان کے متعلق بتانا چاہتا ہُوں کہ خواہ وہ کام دنیا میں کسی کی نظر میں آئیں یا نہ آئیں، خواہ جماعت کا نظام ان سے واقف ہو یا نہ ہو۔ خواہ آپ کے گھر والے بھی اُن سے واقف ہوں یا نہ ہوں۔ خواہ وہ اتنے مخفی ہوں کہ بائیں ہاتھ کے کام کو دائیں کی خبر نہ ہو اور دائیں ہاتھ کے کام کو بائیں کی خبر بھی نہ ہو۔ تب بھی جس تک وہ اطلاع پہنچنی چاہیئے اُس کو پتہ چل رہا ہے۔ اور

یہ آیت مدح کے مقام پر ہے

یہ انتباہ کے مقام پر نہیں ہے۔ اس سے ملتی جلتی دوسری آیات ہیں۔ جن کا مضمون دونوں طرف کھلا رہتا ہے۔ یعنی اچھے کام بھی خدا کی نظر میں ہیں، بُرے کام بھی خدا کی نظر میں ہیں۔ ایک انتباہ کا رنگ رکھتی ہیں وہ آیات۔ اور خوشخبری کا بھی۔ لیکن یہاں چونکہ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر سے آغاز ہُوا ہے اور درجہ بدرجہ آپؐ کے غلاموں کو شامل کیا گیا ہے اس لئے خالصۃً یہ آیت مقامِ مدح میں ہے۔ پس اس جماعت کا ذکر بھی ہے اس میں جو "اٰخَرِیْنَ" میں سے پیدا ہونی تھی۔ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں جس نے اچھے کام کرنے تھے، اُن کو ریا کاری سے بچانے کے لئے اور ریا کاری سے مستغنی کرنے کے لئے خدا نے یہ پیغام دیا ہے کہ تم اِس بات سے آزاد ہو جاؤ گے اگر یہ سوچو گے کہ ہر وقت خُدا کی نظر ہمارے اُوپر ہے کہ کسی اَور کی نظر ہے یا نہیں ہے۔ کیونکہ تمہارا لمحہ لمحہ اُس کی نظر کے نیچے ہے جس کی خاطر تم یہ کام کر رہے ہو۔ اسی لئے فرمایا اس کے معاً بعد اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ○ کہ خبردار۔ اللہ کے ولی ہوتے ہیں کچھ۔ اور

جو خُدا کے ولی بن جاتے ہیں

اُن پر نہ کوئی خوف آتا ہے، نہ وہ کسی بات کا غم کرتے ہیں۔ یہ اُنہیں کا نقشہ کھینچا گیا ہے پہلے۔ انہیں کو اولیاء اللہ فرمایا گیا ہے جن کا ذکر پہلی آیت میں چلا ہے۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ○ وہ لوگ جو ایمان لائے اور پھر تقویٰ سے اپنے ایمان کو سچا کر دکھایا۔ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ ۚ اُن کے لئے تو اِس دُنیا میں بھی خوشخبری ہی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی خوشخبری ہی ہے۔ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ یہ جو تقدیر ہے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے غلاموں کی، کوئی دُنیا کی طاقت اس تقدیر کو بدل نہیں سکتی۔ جتنا چاہے زور لگا لے کتنی بڑی دُنیا کی طاقت ہو، کتنی بڑی بڑی طاقتوں کا مجموعہ ہو، یہ تقدیر ہے خُدا کی۔ فرماتا ہے لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ اس کو بدل کے دِکھاؤ۔ تم لازماً ناکام و نامُراد رہو گے۔ خُدا کی اس تقدیر حسنہ کو تم تبدیل نہیں کر سکتے۔ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ اور یہی وہ عظیم کامیابی ہے جس کی طرف قرآن تمہیں بلا رہا ہے۔ وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ، یہ جو چیلنج (CHALLENGE) کا مفہوم ہے یہی مفہوم ہے یہاں۔ چنانچہ اس سے اگلی آیت نے واضح کر دیا۔ وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ یہ تو لوگ باتیں کرتے ہیں، ہم ناکام کر دیں گے، ہم نامراد کر دیں گے، ہم اُن کے کاموں میں رخنہ ڈال دیں گے، ہم اُن کو اُکھیڑ پھینکیں گے زمینوں سے اور نیست و نابود کر کے رکھ دیں گے

یہ سب جھوٹی، تعلّی کی باتیں ہیں

اُن میں کوئی بھی حقیقت نہیں۔ لَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! ان کی باتوں کی اَدنیٰ بھی پرواہ نہ کر۔ کوئی غم نہ کر اُن کی باتوں کا۔ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۚ کلیۃً ہر قسم کی عزت خُدا کے ہاتھ میں ہے۔ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ اور وہ سُننے والا بھی ہے اور جاننے والا بھی ہے۔

پس خُدا کے نام پر خُدا کی خاطر اس کے دین کی عظمت کے لئے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت کے غلبے کی خاطر جماعتِ احمدیہ نے جو کام سنبھالے ہیں، اور جن کی طرف میں خصوصیت سے آپ کو توجہ دلا تا رہا ہوں اور اس خطبے میں ایک خاص نقطۂ نگاہ سے مزید توجہ دلاؤں گا، اُن کے متعلق سب سے عظیم الشان خوشخبری تو یہی ہے کہ وہ اللہ کی نظر میں ہیں۔ اور دُوسرے یہ کہ اُن کاموں کو دُنیا کی کوئی طاقت ناکام نہیں بنا سکے گی۔ اور تیسرا یہ کہ اُن کا پھل صرف آخرت میں نہیں ملے گا، اِس دُنیا میں بھی لازماً ملے گا۔ یہ وہ کلمات اللہ ہیں جن کو کوئی دُنیا میں تبدیل نہیں کر سکتا۔

صد سالہ جوبلی

کے متعلق مَیں نے بتایا تھا کہ صرف دو سال باقی رہ گئے ہیں۔ اور صد سالہ جوبلی دراصل ہمارے دشمنوں کا اس وقت وہ خاص نشانہ بنی ہوئی ہے اُن کی نفرتوں کا، اُن کے حسد کا۔ اور وہ ہر طرح سے پُورا زور لگا رہے ہیں کہ صد سالہ جوبلی کے جشن کو ناکام بنا دیا جائے۔ ربوہ کے خلاف جو سازشیں ہوئیں، جماعتِ احمدیہ کے خلاف جو پاکستان میں سازشیں ہوئیں، جن کا سب سے نکتہ ربوہ پہ جا کے ختم ہوتا تھا کہ ربوہ کی مرکزی حیثیت کو ختم کیا جائے، ربوہ کی شان لُوٹ لی جائے۔ ربوہ میں ہر قسم کے جلسے بند کر دیئے جائیں کیونکہ بالآخر بڑی تیزی کے ساتھ جماعت صد سالہ جوبلی کے جشن کی طرف بڑھ رہی ہے اور اس مقام نے ساری دُنیا کا مرکز اور مطمحِ نظر بن جانا ہے۔ یہاں اگر کوئی شاندار سطح پر سو سالہ جشن منایا گیا تو اس کے نتیجے میں صرف پاکستان میں نہیں، ساری دُنیا میں یہ بات لازماً مستحکم ہو جائے گی کہ اب اِس جماعت کو دُنیا میں کوئی مٹا نہیں سکتا۔ درجۂ کمال کو پہنچ چکی ہے۔ اس بڑے مرتبے کو پہنچ چکی ہے، اتنی قُوّت حاصل کر چکی ہے کہ اب اِس جماعت کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ یہ وہ خطرہ تھا جس کے پیشِ نظر ساری سازشوں نے جنم لیا اور اِسی لئے پہلے کھیلیں بند کیں۔ درجہ بدرجہ دُشمن نے اپنی سکیم کو کھولا ہے۔ کھیلیں بند کیں۔ چھوٹے چھوٹے اجتماعات بند کئے۔ لاؤڈ اسپیکر کا استعمال بند کیا۔ پھر گاڑیاں جو چلا کرتی تھیں خاص وقت میں اُن کی سہولت کھینچ لی۔ ہر طرح سے رُخ بالآخر جلسے کی طرف ہی تھا۔ اور جلسہ سالانہ بند کر کے اُنہوں نے اپنی طرف سے جوبلی کی راہ میں وہ دیوار کھڑی کر دی جو وہ سمجھتے ہیں کہ ٹوٹ نہیں سکتی۔ لیکن ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے،

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ
اعمال کا اعتبار نیّت سے ہے۔

"مِنہاجِ نبوّت پر اِس سِلسلہ کو آزمائیں اور پھر دیکھیں کہ حق کس کے ساتھ ہے!"
(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۴)

پیشکش:- گلوب ربر مینوفیکچررس ۱۱ بی رابندر اسرانی۔ کلکتہ۔ ۷۳ ۰۰۰ ۷
فون:- 27-0441
گرام:- "GLOBEXPORT"

جہاں تک اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے، یہ تو یقینی ہے کہ اس کے بدلے میں جو دشمن ہم سے کر رہا ہے خدا تعالیٰ بہت بڑی عظمتیں دینے والا ہے۔ جس شان کا تصور کر کے انہوں نے نقصان پہنچانے کی کوشش کی تھی اُن کے ذہن سے یہ بات نکل گئی کہ ہم جس کے غلام ہیں وہ تو لحظہ لحظہ نئی شان دکھانے والا آقا ہے۔ اور جس خدا نے اس کو پیدا کیا وہ بھی کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ کا مقام رکھتا ہے۔ اُسی سے ہر شان پھوٹتی ہے۔ تو جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہو اور اللہ کا غلام ہو اُس کی شان کوئی کیسے نوچ کے چھین سکتا ہے؟ ناممکن کام ہے یہ اُن کے لئے۔ اگر خدانخواستہ ربوہ میں حالات ایسے نہ ہوئے کہ وہاں جشن اس طرح منایا جائے جیسا کہ جماعت نے منانا تھا تو دنیا کے کونے کونے میں اس شان اور اس قوت کے ساتھ یہ جشن منایا جائے گا کہ دشمنوں کے کانوں کے پردے پھٹ جائیں گے اُن کے ولولے سے اور اُن کے دبدبے سے۔ جس شوکت سے نعرہ تکبیر بلند ہوں گے دنیا میں وہ اُن کے دلوں کو دہلا دینے والی شوکت ہوگی۔ اس لئے کہاں اُن کی طاقت، کہاں اُن کی مجال کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کی شان کھینچ سکیں، شان نوچ سکیں۔ یہ نہیں نوچ سکتے۔

یہ ملک جہاں میں اس وقت مخاطب ہو رہا ہوں آپ سے، یہ ملک بھی نئی اور دوبالا شان کے ساتھ اسلام کا حسن دنیا کے سامنے پیش کر رہا ہوگا۔ اور آپ ہوں گے جو اس حسن کو دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہوں گے۔ افریقہ بھی اس شان کو ایک نئے ولولے کے ساتھ پیش کر رہا ہوگا۔ نئے رُوپ کے ساتھ یہ شان ایشیا کے سارے ممالک میں دکھائی جائے گی۔ نئے رُوپ کے ساتھ یہ شان

دنیا کے ہر برِّ اعظم میں

دکھائی جائے گی۔ اس کے لئے۔ اس کی تیاری کے لئے وقت تھوڑا رہ گیا ہے۔ اس کی طرف میں آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ کہ صرف مالی قربانی کافی نہیں ہے۔ آپ نے خدا سے ایک عہد باندھا ہے۔ خدا نے آپ سے ایک عہد باندھا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہم اپنی جانیں بھی تیرے حضور پیش کر دیتے ہیں۔ ہماری نہیں رہیں۔ پہلے بھی تیری تھیں۔ مگر ہم ایک اور رنگ میں اب تجھے واپس کرتے ہیں۔ جس رنگ میں ہمارا غیر نہیں واپس کرتا تھا۔ یہ طَوْعًا کا مضمون ہے کَرْھًا کا مضمون نہیں۔ اور دُوسرے ہمارے اموال بھی تیرے ہی تھے۔ اب بھی تیرے ہیں۔ مگر ہم طَوْعًا تجھے واپس کرتے ہیں۔ جبکہ تُو باقی دُنیا سے کَرْھًا واپس لیتا ہے۔ یہ وہ مضمون ہے عہد کا جس کو زندگی کے ہر پہلو میں، زندگی کے ہر عمل میں دخل ہے۔ اور زندگی کا جو پہلو، اور جو عمل بھی اس سے متاثر ہوتا ہے اُس پر خدا کی پیار کی نظر پڑتی ہے۔ یہ مضمون ہے جو اس آیت میں بیان ہوا ہے۔ اس لئے اپنی زندگی کے ہر پہلو کو اللہ تعالیٰ کے پیار کا مرکز بنا دیں۔ ہر عمل کو ایسا حسین بنانے کی کوشش کریں کہ خدا کی محبت اور پیار اور رضا کی آنکھ اُسے اس طرح دیکھ رہی ہو جیسے آپ اپنے بچوں اور پیاروں کی حرکتوں کو دیکھ رہے ہوتے ہیں۔

اس سلسلے میں جیسا کہ میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کئی مرتبہ، محسوس یہ ہو رہا ہے کہ

اتنے زیادہ کام پڑے ہوئے ہیں

کہ ہم میں استطاعت نہیں ہے وہ کام کرنے کی۔ اس لئے ایک ہی حل ہے اس صورت حال کا کہ اپنا جو کچھ ہے وہ خدا کے سپرد کر دیں۔ اور جو کچھ کر سکتے ہیں وہ سب کچھ کریں۔ باقی خلاء جتنے بھی خالی رہ جائیں گے وہ خدا خود بھر دے گا۔ یہ اُس کا وعدہ ہے۔ اس لئے اپنی طرف سے کسی قسم کی کمی نہ آنے دیں۔ صد سالہ جشن ہی مختلف رنگ میں جو ہم نے خدا کے حضور اپنے عاجزانہ اور فقیرانہ ہدیے پیش کرنے ہیں اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ کے مضمون کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ان میں بہت سی باتیں ہیں جو صد سالہ جوبلی کے پیشِ نظر اس سے پہلے بیان کی جا چکی ہیں۔ اور بہت سی ایسی باتیں ہیں جن پر مسلسل غور ہو رہا ہے۔ اور وہ لوگ جن کے کام ہیں وہ مصروف ہیں دن رات، اُن باتوں کو مزید نکھارنے اور سنوارنے پر۔ اور کس طرح اُن کو عمل کی شکل میں ڈھالا جائے گا۔ کون کیا کام کرے گا۔ یہ تمام کام ایسے ہیں جن پر مسلسل کام ہو رہا ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ۔ اور اس کی تمام دنیا کی جماعتوں کو اطلاعیں دی جا رہی ہیں۔ بالعموم جماعت کو جو میں اس ضمن میں خاص توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ صد سالہ جوبلی کے دوران

میرے دل کی تمنّا

یہ ہے کہ بہت سے ایسے ممالک جہاں مقامی طور پر چند خاندان ابھی تک اسلام میں داخل ہوئے ہیں وہاں کم سے کم سو خاندانوں کو ہم اسلام میں داخل کر لیں۔ اور جہاں جماعت نافذ ہو چکی ہے وہاں ہم یہ کر سکیں کہ ہر سال کے لئے ہم یہ حقیر اور عاجزانہ تحفہ پیش کرتے ہیں کہ ہم نے مقامی طور پر ایک خاندان کو داخل کر لیا ہے۔ بعض ممالک میں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ہزارہا خاندان داخل ہو چکے ہیں۔ لیکن آپ جس ملک میں رہتے ہیں اور یورپ کے اور بہت سے ممالک، اُن میں بدقسمتی سے مقامی احمدیوں نے یعنی وہ لوگ جو باہر سے آ کر مقامی بنے انہوں نے تبلیغ کی طرف پوری توجہ نہیں کی۔ اور جو کام اُن کو بیس پچیس سال پہلے سے شروع کرنا چاہیئے تھا، اُسے شروع کرنے میں بہت دیر کر دی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ جس رنگ میں یہاں داعی اِلی اللہ بننے چاہئیں تھے اور جو یہاں کے لوگ استطاعت رکھتے ہیں اُس کا عُشرِ عَشیر بھی ہم نتیجہ حاصل نہیں کر سکے۔ اور یہ صورتِ حال صرف انگلستان پر صادق نہیں آتی بلکہ دُنیا کے اور بہت سے ممالک ہیں۔ یورپ کے بھی اور بعض اور جگہوں پر بھی جہاں یہی کیفیت ہے۔ اور وقت اتنا تھوڑا رہ گیا ہے کہ صرف دو سال رہ گئے ہیں۔

اس لئے اب اس کام کو غیر معمولی طور پر اہمیت دے کر دوبارہ اپنے ہاتھ میں لیں۔ جو لوگ داعی اِلی اللہ بن چکے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بہت مبارک فرماتے۔ لیکن جو نہیں بنے ابھی تک

اُن کو فوراً توجہ کرنی چاہیئے

اور جو بن چکے ہیں اُن کو اپنے کاموں کا جائزہ لینا چاہیئے کہ آیا اُن کی کوششیں پھل پیدا کر بھی رہی ہیں کہ نہیں۔ یعنی ایسے نوجوان ہیں یا بڑی عمر کے بھی جو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ پورے خلوص اور تقویٰ کے ساتھ اللہ کی طرف دعوت دینے کے پروگرام میں شامل ہوئے۔ اور اُن کو ہر سال اللہ تعالیٰ پھل دے رہا ہے۔ انہیں جگہوں پر دے رہا ہے جنہیں آپ بے پھل کی جگہ سمجھتے ہیں۔ انہی زمینوں پر پھل دے رہا ہے جنہیں آپ سنگلاخ سمجھتے ہیں۔ اس لئے یہ بہانہ تو خدا تعالیٰ کے ہاں قبول نہیں ہوگا کہ ہم ایسے ملک میں رہتے تھے جہاں دُنیا پرستی تھی۔ دُنیاداری میں لوگ اتنے بڑھ گئے تھے کہ بات نہیں سُنتے تھے۔ بات سُنانے کا ڈھنگ سیکھنا پڑے گا۔ اور بات سُنانے کے ڈھنگ میں خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ تقویٰ کا مضمون داخل ہے۔ جتنا زیادہ تقویٰ ہو اُتنا ہی بات میں اثر پیدا ہوتا چلا جاتا ہے۔ ورنہ خالی چالاکی کام نہیں آتی۔ خالی علم کام نہیں آتا۔ اس لئے بات میں وزن پیدا کرنے کے لئے اندرونی تقویٰ کا معیار بلند کرنا ہوگا۔ اور صرف یہ نہ سوچیں کہ فلاں میں نقص تھا۔ اس لئے بات نہیں سُنی گئی۔ یہ بھی تو غور کریں کہ کہیں کہنے والے میں تو نقص نہیں ہے! یہی بات ایک اور شخص کہتا ہے تو اثر رکھتی ہے۔ یہی بات ایک اور شخص کہہ رہا ہے تو اثر کھو دیتی ہے۔ اس لئے بات کا قصور نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ سُننے والے کا قصور ہو۔ لیکن بعید نہیں کہ سُننے والے کا بھی قصور نہ ہو۔ بلکہ سُنانے والے کا قصور ہو۔ اس لئے

اپنا جائزہ پورا کر لیں

اور دیکھ لیں کہ کیا کمی رہ گئی ہے بات میں۔ یا اُس کے انداز میں۔ یا سُنّت کے مطابق تھی بھی یا نہیں آپ کی تبلیغ۔ اور اس کو درست کریں۔ اس کے نوک پلک درست کریں۔ اُسے خوبصورت بنائیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دعوت اِلی اللہ کے ساتھ حُسنِ قول کا ذکر فرمایا ہے۔ اور پھر حُسنِ عمل کا ذکر فرمایا ہے۔ قول بھی حسین کریں اور وہ عمل جو اس حسین قول کے ساتھ چولی دامن کا ساتھ رکھتا ہے جس کے بغیر قول حسین بنتا نہیں۔ وہ حسین عمل بھی پیدا کریں۔ اور پھر دُعا کریں تا کہ آپ کی باتوں میں غیر معمولی برکت ہو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص اثر پیدا ہو۔ اگر یہ شرائط آپ پوری کر دیں تو ناممکن ہے کہ آپ کی تبلیغ بے ثمرہ جائے۔ اس سے کوئی نتیجہ پیدا نہ ہو۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰہِ میں ایک یہ بھی مضمون داخل ہے جس کام کو جس طرح حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کامیابی کے ساتھ کر کے دکھا دیا اگر آپ اسی کام کو اسی طرح کریں گے تو لازماً اس جیسے نتیجے نکلنے شروع ہو جائیں گے۔ اس سنّت میں بھی کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہو سکتی۔

اس لئے ساری دُنیا کے داعی اِلی اللہ اس مضمون کو پیشِ نظر رکھ کے

ایک نیا عہد باندھیں

دو سال کا وقفہ بہت ہی تھوڑا وقفہ ہے۔ داعی اِلی اللہ بننے کے لئے شروع میں کچھ محنت کرنی پڑتی ہے۔ بعض درختوں کو آپ نے دیکھا ہے کہ وہ چند سال کے بعد پھل لاتے ہیں۔ بعض درخت ہیں جو جلدی پھل لے آتے ہیں۔ اس لئے آپ وہ درخت بننے کی کوشش کریں جو جلدی پھل لاتا ہو۔ اور انسان ایک ایسی چیز ہے جو ہر قسم کا درخت بننے کا مادہ رکھتا ہے۔ تمام کائنات کا خلاصہ ہے یہ۔ اس لئے آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ میں وہ درخت ہوں جس کو بارہ سال

کے بعد پھل لگے گا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے آپ کے اندر یہ لچک رکھی ہے اور صرف انسان میں یہ خوبی پائی جاتی ہے کہ اُس کے اندر اپنی کیفیات بدلانے کی طاقت ہے۔ اپنی صلاحیتوں کو بڑھانے کی طاقت ہے۔ انہیں کم کرنے کی بھی طاقت ہے۔ اگر صلاحیتیں بڑھائے تو اجر غیر ممنون کی طرف حرکت کرتا ہے اور اگر صلاحیتیں گھٹانی شروع کرے تو اَسْفَلَ سَافِلِيْنَ کی طرف حرکت کرتا ہے۔ اس لئے آپ اپنی صلاحیتوں کو بڑھانے کی کوشش کریں۔ تو اللہ تعالیٰ آپ کو یہ توفیق عطا فرما سکتا ہے کہ آپ جلد پھل دینے والا درخت بن جائیں۔ اور بار بار پھل دینے والے درخت بن جائیں۔ اور یہی ہے مثال جو قرآن کریم نے مومن کی دی ہے اور اُس کے متعلق فرمایا تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۢ بِاِذْنِ رَبِّهَا۔ کہ

یہ ایسا درخت ہے

مومن کا طیبہ درخت جو اللہ کے اذن کے ساتھ ہر لمحہ پھل دیتا ہے۔ سال میں ایک دفعہ والا نہیں۔ سال میں دو دفعہ والا بھی نہیں۔ یہ تو ہمیشہ پھلوں سے لدا ہی رہتا ہے۔ تو اس لئے خدا تعالیٰ نے تو آپ کی استطاعت کی انتہا یہ بیان فرمائی اور اس پر خدا نظر رکھ رہا ہے۔ کہ ایسے مومن بندے بنیں۔ تو آپ کی کوششوں کو پھل تو لازماً لگتے ہیں۔ ضروری نہیں کہ ہر دفعہ تبلیغ ہی کا پھل لگے۔ كُلَّ حِيْنٍ سے مراد جس قسم کے پھل ہیں وہ مومن دیکھتا رہتا ہے۔ اُسے کئی طرح کے پھل اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصیب ہوتے رہتے ہیں۔ کہیں دعائیں قبول ہو رہی ہیں۔ کہیں خدا مشکلات سے نجات بخش رہا ہے۔ کہیں ویسے اپنے پیار کا اظہار کر رہا ہے کئی طریق سے۔ تو ان پھلوں میں ایک یہ پھل بھی داخل کر لیں تو ہرگز بعید نہیں کہ سال میں ایک دفعہ نہیں، سال میں کئی مرتبہ آپ کی تبلیغ کو میٹھے پھل لگنے شروع ہو جائیں۔ ایسے داعی الی اللہ ہیں اللہ کے فضل سے جنہوں نے گزشتہ ایک دو سال میں پچاس سے زائد بیعتیں کرائی ہیں۔ اور بڑی مخلص بیعتیں کرائی ہیں۔ بڑی معنیٰ رکھنے والی، وزن رکھنے والی بیعتیں کرائی ہیں۔

نئی جگہوں پہ احمدیت کے پودے لگائے ہیں

مثلاً افتخار ایاز صاحب ہیں۔ ایک بالکل نیا جزیرہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے احمدیت اور اسلام کے لئے فتح کیا۔ اور اُس ایک جزیرے میں ہی اب تک پچاس سے زائد بیعتیں ہو چکی ہیں۔ پھر ایک ساتھ کے جزیرے میں بھی ایک خاندان کو اُن کی کوششوں سے اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔ اور یہ کوئی جماعت کے باقاعدہ مبلغ تو ہیں ہی نہیں۔ اپنا کام کرتے ہیں تو وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ کام کے بعد وقت نہیں ملتا۔ اُن کے لئے یہ ایک نمونہ ہے۔ تو ہر شخص کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک توفیق رکھی ہوئی ہے۔ آئندہ دو سال کے لئے ہر احمدی کو دوبارہ یہ عہد کرنا چاہیئے کہ سال میں ایک دفعہ ایک احمدی بنانے کا جو میں عہد کر رہا ہوں یا سنتا رہا ہوں کہ مجھے عہد کرنا چاہیئے، اب آخری دو سال رہ گئے ہیں سو سالہ جشن میں۔ ان دو سالوں میں میں اپنا نام بھی خدا تعالیٰ کی اُس فہرست میں لکھاؤں جس کا ذکر قرآن کریم کی ان آیات میں ملتا ہے کہ میری نظر پڑتی ہے جب تم اچھے کام میری خاطر کرتے ہو۔ یہ نہ ہو کہ سو سال کا عرصہ گزر جائے اور پہلے سو سال میں میرا شمار ہی نہ ہو کہیں۔ اور یہ بہت ہی اہم فریضہ ہے جو ہمیں ادا کرنا ہے اگلے سو سال کی تیاری کے لئے۔ جب تک ہماری تعداد اتنی نہ ہو جو اتنا عظیم کام سنبھال سکے۔ اس کی ذمہ داریوں کو ادا کر سکے۔ اس مختصر تعداد کے ساتھ، جو اس وقت ہم رکھتے ہیں، اگلی صدی میں دندناتے ہوئے داخل ہونا بظاہر ایک غیر حقیقی بات نظر آتی ہے۔ خدا کے فضل سے ہوگا تو یہی۔ لیکن دیانتداری اور تقویٰ کے ساتھ اتنی تعداد تو حاصل کرنے کی کوشش کریں جو ساری دنیا کو معنیٰ خیز چیلنج کر سکے۔ اس لئے آئندہ دو سال کے اندر نہ صرف یہ عہد کرے ہر احمدی، بلکہ اس عہد کے پیچھے پڑ جائے۔ دن رات اسے حرزِ جان بنالے اور چین نہ پائے جب تک اُس کی کوششوں کو پھل لگنے شروع نہ ہو جائیں۔ اور جب میں ایک احمدی کہتا ہوں تو

خاندان کے نقطۂ نگاہ سے دیکھیں

تو ایک خاندان ایک اور خاندان بنائے۔ اور جہاں جہاں اب تک مقامی طور پر احمدی حاصل نہیں ہوئے یعنی مقامی طور پر پودے۔ جو وہیں کی آب و ہوا کے پودے ہیں، وہ حاصل نہیں ہوئے وہاں کوشش کریں۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کم سے کم ایک سو خاندان تو پیش کر سکیں ہم۔ کہ ہر سال کا ایک خاندان تیرے حضور پیش کرتے ہیں۔ اگر سارے احمدی اس عہد سے چمٹ جائیں، حرزِ جان بنالیں۔ دن رات دعائیں کریں اپنے لئے۔ اور ایک لگن کے ساتھ محنت کرنی شروع کر دیں تو جتنے احمدی خاندان یہاں موجود ہیں اُتنے ہی اور خاندان آپ کو عطا ہو سکتے ہیں۔ لیکن سو میں نے اس لئے کہا کہ ضروری نہیں کہ ہر شخص کو انگریز پھل ہی ملے۔ ہو سکتا ہے کسی کو یہاں سے جاپانی پھل مل جائے۔ ہو سکتا ہے کسی کو چینی پھل مل جائے۔ کسی کو ہندوستانی کسی کو پاکستانی۔ تو سو خاندان جب میں کہتا ہوں تو یہ مراد نہیں کہ باقی سارے کام نہ بھی کریں، سو تو مل جائیں۔ میں توقع رکھتا ہوں کہ سارے کام کریں۔ ہر شخص، ہر خاندان اللہ تعالیٰ کے حضور ایک نیا شخص ایک نیا خاندان ضرور پیش کر رہا ہو۔ اور اُن میں سے کم از کم سو خاندان تو انگریز ہوں۔ اور اگر داعی الی اللہ جرمنی میں کام کر رہا ہے تو کم از کم سو خاندان جرمن ہو۔ اسی طرح یہ پیغام آگے پھیلتا چلا جائے گا۔

لیکن اس میں بھی امرِ واقعہ یہ ہے کہ جب میں کہتا ہوں دو۔ آئندہ دو سال میں، تو درحقیقت یہ دو بھی کافی نہیں ہیں۔

یہ کم سے کم عہد ہونا چاہیئے ایک احمدی کا

اب یہ وقت نہیں ہے کہ ہم ایک اور دو میں باتیں کر رہے ہوں۔ بہت بڑے کام ہیں جو کرنے والے ہیں۔ ہمارے مقابل پر دنیا کی طاقت اتنی زیادہ ہے کہ ایک ملک پہ بھی ہم اپنی ساری طاقت کو مرکوز کر دیں تب بھی بے انتہا محنت کرنی پڑے گی، اُس ملک کو فتح کرنے کے لئے۔ یعنی اسلام کے لئے اور اللہ کے لئے۔ تو اس لئے جب میں یہ کہتا ہوں تو جتنا بھی زور دوں آپ میری بات کو پوری طرح سمجھ نہیں رہے کہ کتنا زور دینے کی ضرورت ہے۔ جتنا بھی آپ کا تصور پہنچتا ہے اُس تصور کو وہاں تک پہنچائیں تب بھی آپ پوری بات نہیں سمجھے ہوں گے۔ بہت زیادہ اہم بات ہے کہ ہم جلد از جلد اپنی تعداد کو غیر معمولی طور پہ آگے بڑھائیں۔ یہ دو کے ذکر سے مجھے

ایک لطیفہ

یاد آگیا۔ اس سے پہلے بھی میں نے ایک بار اپنے گزشتہ کسی جلسہ سالانہ کی تقریر میں، یعنی دس پندرہ سال پہلے یہ بیان کیا تھا ایک موقعے پر۔ اور وہ اس مضمون سے ایک مطابقت ضرور رکھتا ہے۔ کہتے ہیں ایک میراثی تھا جو ہر موقعے پر گاؤں کے چوہدری کو اپنی حاضر جوابی کی وجہ سے شرمندہ کر دیا کرتا تھا۔ اور اس فن میں میراثی بہت مشہور ہیں پنجاب میں۔ کتنا ہی کوئی تیز ہو انسان، کہتے ہیں جو میراثی ہو یا میراثی زادہ ہو وہ ضرور ہرا دیتا ہے حاضر جوابی میں۔ لطیفہ گوئی میں۔ اُس بیچارے میراثی کی داڑھی نہیں تھی۔ بس یہی ایک اُس میں کمزوری تھی۔ اور کھودا جیسے ہم کہتے ہیں، صرف دو بال تھے داڑھی کے بیچارے کے۔ اُس نے وہی دو سنبھالے ہوئے تھے۔ ایک موقعے پر جبکہ چوہدری اور میراثی اکٹھے ایک کشتی میں سوار تھے تو دریا میں طغیانی آگئی۔ اور سارے مسافر گھبرا گئے۔ تو جیسا کہ ہمارے ملک میں رواج ہے، کشتی کے ملاح نے یہ اعلان کیا کہ چونکہ طوفان آ رہا ہے اور خطرہ پیدا ہو گیا ہے اس لئے خواجہ خضر کی خیرات کچھ نہ کچھ، سب دریا میں پھینک دیں۔ اُس وقت چوہدری کو خیال آیا کہ اب وقت آگیا ہے میرا بدلہ لینے کا۔ تو چوہدری نے کہا کہ ضروری نہیں کہ ہر ایک کے پاس پیسے ہوں۔ ہم یہ کرتے ہیں کہ سارے اپنی داڑھی کے دو دو بال اکھیڑ کر دریا میں پھینک دیتے ہیں۔ میراثی سمجھ گیا کہ میرے تو ہیں ہی دو بال۔ مجھ پر حملہ ہو گیا ہے۔ تو اُس نے فوراً جواب دیا کہ "چوہدری جی! اے دوآں دا ویلا اے؟" کہ اے چوہدری! یہ دو کا وقت ہے؟ کون بدبخت ہے جو ساری داڑھی اکھیڑ کے نہ پھینک دے۔" تو میں آپ کو بتاتا ہوں ہے تو یہ لطیفہ کہ یہ دو کا وقت نہیں رہا۔ کون بدبخت ہوگا جو اپنی ساری طاقتیں خدا کی راہ میں اب خرچ نہیں کر دیتا۔ اور پوری کوشش نہیں کرتا۔ زیادہ سے زیادہ اللہ کے لئے غلامِ محمد مصطفےٰ جیتنے لگے اس دنیا میں۔ پس

دو کی باتیں کرنے کا وقت نہیں ہے

لیکن کمزوروں پہ جب نظر کی جاتی ہے، وہ جن کے پاس ہیں ہی دو۔ یعنی جن کی طاقت ہی دو تک پہنچتی ہے۔ تو اُن کو بھی ساتھ لے کے چلنا پڑتا ہے۔ لیکن یہ مراد نہیں کہ آپ میں سے ہر ایک دو کی تمنا لے کے آگے بڑھے۔ یا دو کا عزم لے کے آگے بڑھے۔ آپ ہزاروں کا عزم لے کے آگے بڑھیں۔ اور دعا کریں اور کوشش کریں۔ اور دعا کے ذریعے ہی توفیق بڑھاتے چلے جائیں۔ پھر دیکھیں آپ کس شان کے ساتھ اگلی صدی میں داخل ہو رہے ہوں گے۔ کتنا لطف آئے گا، کتنا اطمینان ہوگا آپ کو کہ ان دو سالوں کے اندر آپ کے پیچھے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو روحانی فرزند کے طور پر نئی صدی میں داخل ہو رہے ہوں گے۔ نئے خاندان آپ کے پیچھے پیچھے آپ کو امام بنا کر نئی صدی میں داخل ہو رہے ہوں گے۔ "وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا" (۲۵ : ۷۵) میں بھی یہ مضمون شامل ہے۔ کہ اے خدا ہمیں امام بنا۔ یہ مراد نہیں کہ اولاد ہو صرف۔ اولاد تو ہر کس و ناکس کی، ہر کافر اور مشرک کی بھی ہوتی ہے۔ یہاں بالخصوص وہ لوگ مراد ہیں جو آپ کی روحانی اولاد ہیں۔ اور آپ کی تبلیغ کے نتیجے میں

جو رُوحانی ذُرّیت خُدا آپ کو عطا فرماتا ہے، یہ دُعا سکھائی ہے کہ یہ دُعا کرو کہ وہ سارے متقی ہوں۔ نام کے احمدی یا نام کے مسلمان نہ ہوں۔

تو

بہت بڑا ایک شاندار گیٹ

سجا ہُوا آپ کے سامنے آنے والا ہے۔ اس عظیم الشان گیٹ (GATE) سے جو حمد و ثناء سے سجا ہُوا ہے۔ درُود سے سجا ہُوا ہے۔ اس میں سے آپ نے سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا ہے اگلی صدی میں۔ یہی ہمارا جشن ہے۔ پس اس شان سے داخل ہوں کہ آپ کے ساتھ ایک ذُرّیتِ طیّبہ ہو۔ ایک عظیم الشان رُوحانی اولاد ہو، متقیوں کی جو آپ کے ساتھ ایک اجتماع بناتے ہوئے، ایک جلوس بناتے ہوئے اُس گیٹ سے گزر رہی ہو۔ اس کے لئے بہت ہی محنت کی ضرورت ہے۔ اور سب سے بڑی اوّل ضرورت یہ ہے کہ احساس دِل میں اتنا جاگزیں ہوجائے، اس قوت کے ساتھ جاگزیں ہوجائے کہ آپ اس احساس کو کسی طرح بھلا نہ سکیں۔ صبح بھی یہ احساس لے کر اُٹھیں، شام کو بھی، رات کو بھی یہ احساس لے کر سوئیں، اور سارا دن آپ کا دل کُریدتا رہے یہ احساس کہ میں نے کتنے بنانے ہیں؟ میں نے کتنے بنائے ہیں۔ سُنتا ہوں کہ فلاں نے اتنے بنا لیئے۔ مجھے کتنی توفیق ملی ہے۔ اس لئے ساری دُنیا کے احمدی سب سے پہلے اس احساس کو پیدا کرنے کی طرف متوجّہ ہوں۔ اور جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے کہ جب دُعائیں کریں گے اور تقویٰ کے ساتھ، قولِ حسن اور فعلِ حسن کے ساتھ تبلیغ شروع کریں گے تو اللہ تعالیٰ لازماً آپ کو پھل عطا فرمائے گا۔ یہ خدا کی سُنّت ہے جسے وہ تبدیل نہیں کیا کرتا۔

جہاں تک دُشمنوں کی باتوں کا تعلّق ہے

دُشمن بھی تیز تر ہوگا اپنی کوششوں میں۔ یہ نہ سمجھیں وہ بیٹھا رہے گا۔ آپ میں سے اکثر کے احساس کے بیدار ہونے سے پہلے دُشمن بیدار ہو چکا ہے۔ آپ نے ابھی اپنے اموال کو اُس قوت اور شان کے ساتھ ظاہر بھی نہیں کیا تھا کہ دُشمن بھانپ گیا تھا کہ آپ کیا کرنے والے ہیں۔ اور وہ آپ سے بہت زیادہ پہلے ان باتوں میں سرگرمِ عمل ہو چکا ہے۔ جو کام آپ نے کرنے ہیں اُن کے خلاف منصوبے پہلے بنا چکا ہے۔ اس لئے لازماً یہ خیال رکھنا ہوگا کہ یہ کام آپ کے لئے اس رنگ میں آسان نہیں ہے کہ آپ اکیلے کام کر رہے ہیں اور کوئی مخالفانہ کوشش نہیں ہو رہی۔ ہر جگہ جہاں جہاں آپ جائیں گے، جہاں جہاں آپ کوشش کریں گے وہاں دُشمن آپ کا تعاقب کرنے کی کوشش کرے گا۔ اور آپ کے نیک کاموں کو ضائع کرنے کی کوشش کرے گا۔

ہر درخت کے ساتھ بعض بیماریاں لگی ہوتی ہیں

بعض جانور لگے ہوتے ہیں جو زمیندار کو اُس کی محنت کے پھل سے محروم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کچھ اندرونی کیڑے ہوتے ہیں، کچھ بیرونی کیڑے ہوتے ہیں۔ پس جہاں آپ اندرونی کیڑوں، اُن کیڑوں کی تلفی کی کوشش کریں جو آپ کی جڑوں میں ہو سکتے ہیں۔ یعنی تقویٰ کی کمی، اور اُن مصلحتوں کی کمی جن کی طرف قرآن کریم توجہ دِلا رہا ہے۔ وہاں بیرونی نظر کو بھی بیدار کریں۔ اور ہوشیاری کے ساتھ دُشمن کے کاموں اور اس کی تدبیروں سے بھی واقف رہیں۔ اور اس رنگ میں محنت کریں کہ آپ کی محنت کو جانور نہ کھا جائیں۔ آپ کی محنت کو لُٹیرے نہ لے اُڑیں۔ تبلیغ کے ساتھ اس مضمون کا گہرا تعلّق ہے۔ اور اسی لئے اس خوشخبری کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ۝

کہ خبردار! حُزن اور خوف کا مقام ضرور پیدا ہوگا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اُس کے غلاموں کے لئے۔ لیکن خُدا یہ بتاتا ہے کہ اگر تم ولی اللہ بن جاؤ گے۔ اگر اللہ سے دوستی کر کے یہ کام آگے بڑھاؤ گے تو پھر تمہارے لئے کسی قسم کا حُزن اور کسی قسم کا خوف نہیں۔ پھر تو لازماً دُشمن نے ہارنا ہی ہارنا ہے۔ یعنی باتیں ہوں گی، شور ہوگا اور عملاً وہ کوئی نقصان بھی تمہیں نہیں پہنچا سکیں گے۔ تو اس مسئلے کا حل بھی ساتھ رکھ دیا۔ بلکہ حل پہلے رکھا اور مسئلہ بعد میں بیان فرمایا۔

یہ ہے خُدا کے پیار کا اظہار

اولیاء اللہ سے بات شروع کی اور حُزن اور خوف کا بعد میں ذکر فرمایا۔ حُزن اور خوف کی بعد میں نفی فرمائی۔ اگر حُزن اور خوف کا پہلے ذکر ہوتا تو شاید ایک لمحے کا کچھ حصّہ مومن کا دل کانپتا کہ پتہ نہیں مجھ سے کیا ہونے والا ہے۔ کہ کیا باتیں کر رہا ہوں، کس رستے پر چل پڑا ہوں۔ آگے تو بڑے بڑے خطرات بھی ہیں۔ اس لئے خدا نے اس کا حل پہلے بیان فرما دیا۔ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ ۔ تم کیا خوف کرو گے۔ تم تو اولیاء اللہ ہو۔ خوف تم سے بھاگے گا۔ اور تم سے خوف کرے گا۔ حُزن تمہارے مقدّر میں نہیں ہے کہ تم اولیاء اللہ ہو۔ پس اولیاء اللہ کا مضمون پہلے بیان کر کے آنے والے خطرات کا تدارک پہلے ہی فرما دیا۔ پس وہ لوگ جو یہ زعم لئے بیٹھے ہیں اور منصوبے بنا رہے ہیں کہ آپ کو کسی قسم کا نقصان پہنچائیں گے اُن کے متعلق خُدا تعالیٰ نے یہاں ذکر فرما کر اُس کا علاج بھی فرمایا۔ اور پھر وضاحت فرمائی لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ یہ اتنے کوتاہ دست لوگ ہیں۔ ان کی طاقتوں کا پول اس طرح کھل جاتا ہے کہ اس دُنیا کے ہوتے ہوئے، دُنیا پر بھی ان کی طاقت کام نہیں کرے گی۔ ان کی تدبیر کام نہیں کرے گی۔ تمہیں دُنیا کی خوشیوں سے بھی محروم نہیں کر سکیں گے۔ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ آخرت تو ہے مومنوں کی۔ مگر فرمایا کہ یہ دُنیا بھی تمہاری نہیں چھین سکیں گے۔ ہم تمہیں یہ بتا دیتے ہیں۔ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ۔ خدا کے کلمات میں

خُدا کی تقدیر میں کوئی تبدیلی نہیں ہے

پھر دوبارہ تکرار فرمائی وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا اب یہاں دیکھیں پہلے اولیاء اللہ کہہ کر خطرے بیان کرنے سے پہلے دِل کو تسلّی دے دی تھی۔ اب چونکہ دل کو تسلّی دے چکا ہے اللہ تعالیٰ، اب یہاں حُزن کا مضمون پہلے بیان ہُوا ہے اور اس کو دُور کرنے کے متعلق خوشخبری بعد میں دی جا رہی ہے۔ جو نارمل (NORMAL) طریق ہے۔ لَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم! تجھے اُن کی باتیں کبھی کسی قسم کا غم نہ پہنچائیں۔ اس پہلے جو حُزن تھا اُس سے مُراد یہ تھی کہ یہ جو شرارتیں کر رہے ہیں تیرے خلاف، چھوٹی تدبیریں کر رہے ہیں، مکر سے کام لے رہے ہیں۔ اس کا عملاً کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا۔ اس لئے کوئی حُزن نہیں۔ یہاں اس مضمون کو آگے بڑھا کے فرمایا ـــ وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ـــ جب تجھے پتہ چل چکا ہے کہ خدا تیرے ساتھ ہے اور خُدا کی تقدیر تیری حفاظت فرمائے گی اور تیرے غلاموں کی حفاظت فرمائے گی۔ اور وہ لازماً کامیاب ہوں گے دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ تو پھر اُن کے قول سے بھی غم نہ کر۔ اس وقت جماعت جس دَور سے گزر رہی ہے وہاں اس آیت کا یہ حصّہ بہت ہی تفصیل کے ساتھ صادق آ رہا ہے۔ اکثر احمدی پاکستان سے خط لکھتے ہیں کہ

اُن کی تدبیروں کا ہمیں کوئی خوف نہیں

ہے۔ جو قربانی ہمیں خُدا کے رستے میں دینی پڑی ہم شوق سے اور سعادت سمجھتے ہوئے دیں گے۔ اور دے رہے ہیں۔ ہاں اُن کا قول دُکھ پہنچا رہا ہے۔ یہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے خلاف، یا جماعت کے خلاف بہتان تراشیاں کرتے ہیں اور چرکے لگاتے ہیں ہمارے دِلوں کو، ہم تو اس عذاب میں سے گزر رہے ہیں۔ یہ ہماری تکلیف ہے ساری۔ کیسا عظیم الشّان نفسیاتی کلام ہے کلامِ حکیم، کسی پہلو کو نظر انداز نہیں کرتا۔ سارا مومن کا جو سفر ہے دعوت اِلی اللہ کا۔ اس کی تفصیل کس شان کے ساتھ محفوظ فرمائی ہے یہاں۔ اور کس باریکی کے ساتھ بیان کی ہے۔ فرماتا ہے، لَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ عملاً تو کچھ بھی بگاڑ نہیں سکیں گے۔ عملاً تو کامیابی ہے ہی تمہاری۔ ہاں قول کے ذریعے یہ ضرور دُکھ پہنچاتے رہیں گے۔ فرمایا، قول بھی تجھے دُکھ نہ دے۔ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا۔ یقیناً ایک ایسا وقت آنے والا ہے کہ تم اور تمہارے کام عزت کے ساتھ یاد کئے جائیں گے۔ اور یہ دُکھ پہنچانے والے۔ گندے کلام کرنے والے لازماً ذلیل اور رُسوا ہوں گے۔ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ لیکن شرط یہ ہے کہ دُعائیں کرتے رہو۔

وہ سننے والا ہے اور جاننے والا ہے۔ تمہارے دلوں کی کیفیت سے باخبر ہے۔ پھر بھی تمہیں دعاؤں کی طرف متوجہ کر رہا ہے۔ سمیع کو علیم کے ساتھ جوڑنے کا یہ مفہوم ہے کہ ویسے تو خدا سب کچھ جانتا ہی ہے۔ ہر بات اُس کے علم میں ہے۔ فرمایا: اس کے باوجود جو پکار ہے وہ اپنا اثر رکھتی ہے ایک بچہ بیمار ہو، ماں کے علم میں ہوتا ہے کہ وہ بیمار ہے۔ لیکن درد سے پکارنے والا بچہ ماں کے دل میں اَور کیفیت پیدا کر دیتا ہے۔

یہ پیار کے مضمون ہیں

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں تمہارے حال سے باخبر ہوں۔ لیکن پھر بھی مجھے پکارو۔ مَیں تمہاری بات سنوں گا۔ اور جواب دوں گا۔ اور میرے جواب سے تم لذت پاؤ گے۔ جب مَیں کہوں، ہاں مَیں قریب ہوں۔ مَیں آرہا ہوں تمہاری مدد کے لئے۔ اس کا لطف ہی اَور ہے۔ اسی لئے آخر پہ قرآن کریم نے اس مضمون کی طرف توجہ دلائی کہ ساری تقدیر خدا کی تمہارے لئے تقدیر خیر ہے۔ اس میں کوئی شر کا پہلو نہیں ہوگا۔ آخری کامل کامیابی ہے تمہارے مقدر میں کہ دنیا میں بھی تم کامیاب رہو گے اور آخرت میں بھی تم کامیاب رہو گے۔ بُشریٰ ہی بُشریٰ ہے تمہارے لئے۔ لیکن اس کے باوجود دعاؤں سے غافل نہ رہنا۔ کیونکہ دعائیں تقدیر کے عمل کو تیزی سے آگے بڑھاتی ہیں۔ اور دعائیں ہی ہیں جو ہر کوشش میں پھل پیدا کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

گزشتہ خطبے میں مَیں نے

ناروے کا ذکر

بھی کیا تھا۔ کہ وہاں اُن کو بعض بیعتوں کی مبارکباد دینے کے لئے مَیں نے فون کیا تو انہوں نے اس پر خوشخبری دی کہ دو اَور اللہ کے فضل کے ساتھ پھل لگے ہیں ابھی۔ اُس میں مَیں نے غلطی سے یہ بتایا تھا کہ جو بیعتیں تھیں اُن میں دو عرب تھے۔ وہ سیرالیونیز (SIERRA LEONIS) تھے: دو عرب نہیں تھے۔ کیونکہ دوسرے دن جمعہ کے بعد جب مَیں نے رپورٹ تفصیل سے پڑھی تو وہاں لکھا ہوا تھا کہ یہ دو سیرالیونیز تھے۔ تو چونکہ غلطی سے ایک ایسی بات کہی گئی جو درست نہیں تھی۔ اس لئے ضروری ہے کہ خطبے میں اس کو ریکارڈ کیا جائے کہ اصل صورتِ حال یہ تھی۔ ویسے تو عرب وہاں خدا کے فضل سے ہوتے رہتے ہیں اور اس لحاظ سے ناروے کا کام بہت نمایاں ہے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ۔ مگر یہ جو دو بیعتیں تھیں یہ عرب نہیں تھیں۔ بلکہ سیرالیونیز تھیں۔

دو جنازے ہیں، جو انشاء اللہ درس کے بعد عشاء کے بعد ہو جائیں گے۔

نمازیں جمع کرنے کے متعلق مَیں یہ بتانا چاہتا ہوں

کہ آجکل عصر کا وقت جب شروع ہوتا ہے، خطبہ اُس کے بعد ختم ہوتا ہے۔ اس لئے شمالی علاقوں میں جہاں غیر معمولی دن اور رات کے اوقات ہیں ان میں اُس وقت تک ہم نماز جمع کر سکتے ہیں جب خدا کے کام میں مصروف ہوتے ہوئے پہلی نماز دوسری نماز کے وقت میں داخل ہو چکی ہو۔ تو اس پر ہماری نظر ہے۔ اسے لاعلمی میں خواہ مخواہ کوئی رسم نہ بنا لے کہ شاید اپنی مرضی سے جب چاہو جمع کر لو، جب چاہو نہ کرو۔ اس وجہ سے مَیں کھول رہا ہوں مضمون کہ ہم بالعموم پونے تین بجے تک یا بعض دفعہ اڑھائی بجے تک خطبہ ختم کرتے ہیں آجکل۔ تو اس سے پہلے عصر کی نماز کا وقت شروع ہو چکا ہوتا ہے دن چھوٹے ہونے کی وجہ سے۔ جب ایسا وقت آئے گا کہ عصر کی نماز الگ پڑھی جا سکتی ہو تو اُس وقت انشاء اللہ تعالیٰ پھر یہ سلسلہ بند کر دیا جائے گا۔"

بدر کی اعانت ہر احمدی کا قومی فرض ہے!

بعد وفات انسانی جسم کے کسی عضو کا عطیہ جائز ہے

ایک استفسار کے جواب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی وضاحت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک دوست کے استفسار پر رقم فرمایا:- "آپ کے جس عزیز بھائی نے EYE BANK کو تحریری وصیت کی ہے کہ اپنی آنکھ بعد وفات دی جائے۔ مہربانی کر کے نوٹ کریں کہ اسلام میں اس بارے میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔ درحقیقت اگر کسی شخص کی وفات کے بعد کوئی شخص استفادہ کر سکے تو اس میں مطلقاً کوئی حرج نہیں"۔

خاکسار: ملک صلاح الدین

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

خَتم اور خَاتَم سے غلط استدلال

(از مکرم سید عبد العزیز صاحب احمدی۔ مقیم نیو جرسی۔ امریکہ)

غیر احمدی علماء جو متعصب نہیں ہیں اُن کو خاتم النبیین کے معنی سمجھنے میں دو وجہ سے غلطی لگی ہے۔ ایک وجہ تو یہ ہے کہ انہوں نے انبیاء کی مُہر کو زید کی مُہر کی طرح سمجھ لیا جو یقیناً غلط ہے۔ اس قسم کی مُہر سمجھنے سے علماء غلطی میں پڑ گئے۔ اور انہیں اس سلسلہ میں الٰہی رہنمائی حاصل نہ تھی۔ وہ صحیح معنی دریافت نہ کر سکے۔ دوسری وجہ غلطی کی یہ ہے کہ انہوں نے خاتم کے معنی اثر۔ نقش اور تصویر کے کئے۔ بجائے اثر۔ نقش اور تصویر پیدا کرنے والے کے۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں غلطیوں سے بچنے کے لئے فرمایا خَتَمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ یعنی انبیاء آپؐ کی وساطت اور وسیلہ سے پیدا ہوئے۔

اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خاتم کے صحیح معنی اور تفسیر بیان فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاتم کے صحیح معنی سمجھائے۔ آپؑ نے دوسرے انبیاء کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اظلال قرار دیا۔ نیز فرمایا کہ رسول کریمؐ کی وساطت سے فیض روحانی کا سلسلہ جاری ہے۔

قرآن مجید میں دلوں اور کانوں پر جو مُہر کا ذکر ہے وہ مُہر اثر۔ نقش اور تصویر ہے۔ اس سے علماء نے غلط استدلال کیا ہے۔ کیونکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اثر اور نقش نہیں ہیں۔ بلکہ آپؐ ایسی مُہر ہیں جو اثر اور نقش پیدا کرتی ہے۔ کوئی نقش اور تصویر پیدا نہیں ہو سکتی جب تک وہ نقش پیدا کرنے والی کوئی مُہر نہ ہو۔ لیکن لاعلمی یا بد دیانتی سے اُن کو اثر پیدا کرنے والی مُہر نظر نہیں آتی۔ اور اس طرح خاتم کے غلط معنی کر کے غلط نتیجہ نکالتے ہیں کہ آنحضرت صلعم پر نبوت ختم ہے۔ یا خاتَم کے معنی ختم اور بند کے ہیں۔ اے علماء! جس طرح مفعول بغیر فاعل کے نہیں ہوتا اسی طرح کوئی اثر۔ نقش اور تصویر بغیر خاتَم کے نہیں ہوتی۔ خاتَم الانبیاء میں تمام انبیاءؑ خاتَم کے اظلال و آثار ہیں جو خاتَم کے وسیلہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ کیونکہ خاتَم میں یہ اہلیت ہوتی ہے کہ وہ تصاویر اور نقوش پیدا کرے۔ ورنہ اگر خاتَم کے معنی اثر اور نقش کے کئے جائیں تو خاتم الانبیاء کے معنی یہ ہو جاتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء کی وساطت اور اُن کے فیض سے پیدا ہوئے جو کہ غلط ہیں۔

غیر احمدی علماء اثر اور نقش کے معنی بیان کرنے سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ خاتَم کے معنی بند اور ختم کے ہیں اُن کے یہ معنی غلط ہیں۔ کیونکہ ان کو خاتم الانبیاء، خُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ اور اسی طرح خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ میں صرف ایک مُہر نظر آئی حالانکہ دو مُہروں کا ذکر ہے۔ خاتم الانبیاء میں خاتم اثر پیدا کرنے والی مُہر ہے اور انبیاء آثار و اظلال ہیں جو خاتم کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ خُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْن میں بھی دو مُہروں کا ذکر ہے۔ محمد رسول اللہ اثر پیدا کرنے والی اور تصویر بنانے والی مُہر ہیں اور النبیون اس کے آثار ہیں۔ ختم اللّٰہ علیٰ قلوبہم میں ایک اللہ کی وہ مُہر ہے جس نے دلوں اور کانوں پر اثر پیدا کرنے کا کام کیا۔ دوسری وہ مُہر ہے جو دلوں اور کانوں پر تصویر ہے۔ علماء کی آنکھ بصیرت سے محروم ہونے کی وجہ سے اثر پیدا کرنے والی مُہر کو نہ دیکھ سکی۔ اور اس طرح سے خاتَم کے معنی علماء کو سمجھ نہ آئے۔

جملہ فعلیہ میں جہاں علماء کو ایک مُہر نظر آتی ہے وہاں حقیقت میں دو مُہروں کا ذکر ہوتا ہے۔ ہم علماء سے عرض کریں گے کہ وہ تھوڑا سا تدبر سے کام لیں وہ اس حقیقت کو پا لیں گے کہ جملہ فعلیہ میں اگر ایک مُہر اُن کو ظاہری نظر سے دکھائی دیتی ہے تو دوسری مُہر بھی وہاں موجود ہے جو اصل مُہر ہے یعنی اثر پیدا کرنے والی۔ مگر علماء کو صرف ایک ہی مُہر (اثر) جملہ فعلیہ میں نظر آئی۔ ع

بریں عقل و دانش بباید گریست

قسط سوئم

اسلام اور امنِ عالم

تقریر مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان برموقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۶ء

اسلام مساواتِ انسانی کی تعلیم دیتا اور نسلی امتیازات کا خاتمہ کرتا ہے

اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے جس کی دعوت تمام نسلِ انسانی کے لئے ہے۔ نہ کہ کسی خاص طبقہ اور قوم سے مخصوص۔ اسلام نے یہ تعلیم دے کر رنگ و نسل اور ملک و قوم کے امتیازات کو یکسر ختم کر کے مساواتِ انسانی کا تصور پیش فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

"یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ" (الحجرات)

کہ اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا اور پھر تم کو کئی گروہوں اور قبائل میں تقسیم کر دیا ہے۔ تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہو۔ نیز حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر نسلی امتیازات کے بارہ میں ایک تاریخی اعلان فرمایا:-

یٰاَیُّھَا النَّاسُ اَلَا اِنَّ رَبَّکُمْ وَاِنَّ اَبَاکُمْ وَاحِدٌ۔ لَا فَضْلَ لِعَرَبِیٍّ عَلٰی عَجَمِیٍّ وَلَا لِعَجَمِیٍّ عَلٰی عَرَبِیٍّ وَلَا لِاَحْمَرَ عَلٰی اَسْوَدَ وَلَا لِاَسْوَدَ عَلٰی اَحْمَرَ اِلَّا بِالتَّقْوٰی

(مسند احمد بن حنبل)

نیز فرمایا "اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰہِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عِیَالِہٖ۔"

کہ اے لوگو! غور سے سنو! تمہارا خدا ایک ہے اور اسی طرح تمہارا باپ ایک ہے۔ کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر اور اسی طرح کسی سرخ رنگ والے کو کالے پر اور کسی کالے کو سرخ پر کوئی فضیلت نہیں۔ مگر تقویٰ کے ساتھ۔ یعنی ان میں سے جو زیادہ نیک متقی ہوگا وہی افضل ہوگا۔ تمام مخلوق خدا تعالیٰ کے کنبہ کی طرح ہے۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک پیارا وہ شخص ہے جو اس کے کنبہ کے افراد سے حسنِ سلوک اور احسان کا برتاؤ کرے۔

اسلام کی اس پیاری تعلیم کے نتیجہ میں قریش کے جلیل القدر لوگ ابوبکرؓ عمرؓ۔ عثمانؓ اور علیؓ اور آزاد کردہ غلام بلالؓ حبشی۔ صہیبؓ رومی اور سلمانؓ فارسی آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔ بلکہ حضرت عمرؓ کے نزدیک حضرت بلالؓ حبشی "سیدنا بلالؓ" ہو گئے۔

مساواتِ اسلامی اور اخوت کا یہ سبق پنجگانہ نمازوں میں دہرایا جاتا ہے علامہ اقبال نے فرمایا ؎

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز
بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے
تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

گوربانی میں بھی ہے ؎

ایک اونکار صاحب میرا ایکو ہے بھائی ایکو ہے
ایکو سمرو نانکا جو جل تھل رہیا سمائے
دوجا کاہے سمریئے جو جنمے تے مر جائے

(ب) اول اللہ نور اپایا قدرت کے سب بندے
اک نور تھیں سب جگ اپجیا کون بھلے کو مندے

(ج) ایک پتا ایکس کے ہم بارک تو میرا گوروہائی

(د) مانسں کی ذات ایکو پہچان ہو (گورو گوبند)

پس اسلام نے جہاں ایک خدا one God کا تصور پیش کیا ہے وہاں ایک انسانیت one Humanity کا تصور پیش کر کے مخلوقِ خدا میں اخوت و مساوات (Universal brotherhood) کا جذبہ پیدا کر دیا ہے۔

بھائیو! اسلام کی مقدس تعلیمات کی تین اہم خصوصیات ہیں جو کسی اور مذہب میں نظر نہیں آتیں۔

اول۔ Unity of God۔ توحیدِ الٰہی قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ کہ وہ اللہ ایک ہے

دوئم۔ Universality عالمگیریت کہ وہ نسلِ انسانی کے لئے ہے لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا۔

سوئم۔ Positivity۔ کہ مثبت طور پر آج اس کی تعلیمات پر عمل کر کے انسان خدائی برکات سے متمتع ہوتا ہے۔ اور یہ فیض قیامت تک جاری و ساری ہے اور یہی اسلام کی زندگی کا ثبوت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا :-

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ

اعلان کر دیجیئے! کہ اگر تم خدا تعالیٰ کے محبوب اور پیارے بننا چاہتے ہو۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیمات پر چلو۔ خدا کے محبوب بن جاؤ گے۔

U.N.O کا حقوق انسانی کا منشور

Human Rights Section
10-12-1948

بھائیو! اب مساواتِ انسانی اور اخوتِ اسلامی کا ذکر ہو رہا تھا۔ اگر آپ ذرا غور سے دیکھیں۔ تو U.N.O کے حقوقِ انسانی کا منشور اسلامی تعلیمات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ حجۃ الوداع کا ایک چربہ نظر آئے گا۔ میں اس منشور کی صرف تین دفعات کا ترجمہ آپ بھائیوں کے علم کے لئے پیش کرنا چاہتا ہوں۔

دفعہ ۱۔ تمام انسان پیدائشی اعتبار سے آزاد اور برابر ہیں۔ عزت و وقار اور حقوق کے لحاظ سے۔ ان سب کو عقل و ضمیر عطا کی گئی ہے اور ایک دوسرے کے ساتھ اخوت کی روح کے ساتھ معاملہ کرنا چاہیئے۔

دفعہ ۲۔ حقوق انسانی کے منشور میں جن حقوق اور آزادیوں کا ذکر ہے۔ کسی قسم کے امتیاز کے بغیر سب انسان اس کے حقدار ہیں جن میں رنگ و نسل جنس۔ زبان۔ مذہب وغیرہ کا کوئی فرق نہیں۔ اُن کے سیاسی اور دوسرے آراء کا اس بارہ میں کوئی لحاظ نہیں۔ اسی طرح نیچرل۔ سوشل اور جائیداد و پیدائش اور دوسرے حالات کا بھی کوئی امتیاز نہیں۔ سب کو مساوات حاصل ہے۔

آرٹیکل ۱۸۔ ہر شخص کو آزادیٔ ضمیر اظہارِ خیال اور آزادیٔ مذہب کا حق حاصل ہے۔ اسی میں یہ بات شامل ہے کہ ہر شخص انفرادی و اجتماعی طور پر اپنے مذہب اور عقیدہ کو تبدیل کرنے کا حق حاصل ہے خواہ یہ تبدیلی عقیدہ پرائیویٹ طور پر ہو یا علانیہ پبلک میں۔ اسی طرح ہر شخص کو اپنے عقیدہ و مذہب کے اظہار اور اس کی تعلیم دینے۔ اس پر عمل کرنے اور اس کے مطابق عبادت کرنے اور اس کے اصولوں کی پابندی کرنے کا حق حاصل ہے۔

اسلام آزادیٔ ضمیر و آزادیٔ مذہب دیتا ہے۔

اسلام ہر شخص کو آزادیٔ ضمیر اور آزادیٔ مذہب عطا کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

(ا) لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ (البقرہ)

(ب) فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْیَکْفُرْ (کہف)

(ج) لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ (الکافرون)

کہ اب ہدایت و گمراہی واضح ہو چکی ہے اس لئے مذہب کے معاملہ میں کسی پر کوئی جبر و تشدد جائز نہیں۔ جو شخص چاہے ایمان لائے جو شخص چاہے انکار کرے۔ اگر تبلیغ کے نتیجہ میں باہمی اتفاق نہ ہو سکے تو ہر شخص کو اپنے دین پر قائم رہنے کا حق حاصل ہے۔ اور اسلامی تعلیمات کو حقوقِ انسانی کے منشور میں من و عن جگہ دی گئی ہے جیسا کہ منشور کی دفعہ ۱۸ میں ذکر ہو چکا ہے۔

پیشوایانِ مذاہب کا احترام

مذہبی دنیا میں پیشوایانِ مذاہب کا صحیح احترام نہ کرنے اور ایک دوسرے کے مذہبی جذبات کا لحاظ نہ رکھنے کی وجہ سے بعض اوقات فتنہ و فساد ہوتا ہے۔ مگر اسلام نے تعلیم دی کہ خدا تعالیٰ ربُّ العٰلمین ہے نہ کہ ربُّ المسلمین۔ اس نے سب دنیا کی اقوام میں حسبِ ضرورت اپنے روحانی رہنما اور دینی رہبر بھیجے ہیں جو ان کی اخلاقی و روحانی اصلاح کر کے اُن کا تعلق اپنے خالق و مالک سے پیدا کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

(ا) اِنْ مِّنْ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیْھَا نَذِیْرٌ (فاطر)

(ب) وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ کُلِّ اُمَّۃٍ رَّسُوْلًا (نحل)

کہ ہم نے ہر اُمّت و قوم میں اپنے رسول اور نبی بھجوائے ہیں۔ اس لئے ان سب کو ماننا اور ان کا احترام کرنا سب کے لئے

از بس ضروری ہے تاکہ مذہبی دنیا میں امن قائم رہے۔

شہزادہ امن حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ السلام نے قرآن مجید کے بیان کردہ ارشادات کو مدنظر رکھ کر اپنی جماعت کو یہ تعلیم دی کہ

"یہ اُصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلحکاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دُنیا میں آئے۔ خواہ وہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں۔ خدا نے کروڑہا دلوں میں اُن کی عزت و عظمت بٹھادی۔ اور اُن کے مذہب کی جڑ قائم کردی اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا۔ یہی اُصول ہے جو قرآن نے ہمیں سکھایا۔ اسی اُصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آگئی ہیں، عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ گو وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے یا چینیوں کے مذہب کے یا یہودیوں کے مذہب کے۔ یا عیسائیوں کے مذہب کے۔"

(رسالہ تحفہ قیصریہ مطبوعہ ۱۸۹۷ء)

گوربانی میں بھی ہے۔

(الف) ہر جگ جگ بھگت اُپایا
پیج رکھدا آیا رام راجے

(ب) بن ستگور کنے نہ پایا
بن ستگور کنے نہ پائیو

(ج) کبیر پونگڑا رام اللہ کا
سب گور پیر ہمارے

اسی طرح اسلام نے سب مذہبی عبادت گاہوں اور دینی کتب کی عزت و تکریم کرنے اور ایک دوسرے کے مذہبی بزرگوں کا احترام کرنے کی پُر امن تعلیم دی ہے جس پر عمل کرکے مذہبی منافرت و تنازعات کا خاتمہ ہوکر باہمی رواداری، اتحاد و اتفاق اور محبت و پریم پیدا ہوتا ہے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی بعثت کی غرض دُنیا میں امن و صلح کا قیام ہے۔

معزز حضرات! قریباً ڈیڑھ صد سال قبل اسی مقدس بستی قادیان میں سیدنا حضرت

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے شاگرد کامل اور آپ کے فیض و نور سے فیض یاب اور منور ہونے والے بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے امام مہدی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ آپ اپنی بعثت کی غرض ان پیارے الفاظ میں بیان فرماتے ہیں:-

(الف) "وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے۔ وہ یہ ہے کہ خدا اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہوگئی ہے اس کو دُور کرکے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کردوں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کرکے صلح کی بنیاد ڈالوں اور وہ دینی سچائیاں جو دُنیا کی آنکھ سے مخفی ہوگئی ہیں ان کو ظاہر کردوں اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھاؤں۔ اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہوکر توجہ یا دُعا کے ذریعہ نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ سے نہ محض قال کے ذریعہ سے ان کی کیفیت بیان کروں اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کے شرک کی آمیزش سے خالی ہو جو اب نابود ہو چکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہوگا بلکہ اُس خدا کی طاقت سے ہوگا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔"

(لیکچر سیالکوٹ)

نیز فرمایا:-

"میں تمام لوگوں کو یقین دلاتا ہوں کہ اب آسمان کے نیچے اعلیٰ اور اکمل طور پر زندہ رسول ایک ہے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس ثبوت کیلئے خدا نے مجھے مسیح کرکے بھیجا ہے جس کو شک ہو وہ آرام اور آہستگی سے مجھ سے یہ اعلیٰ زندگی ثابت کرلے۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو کوئی عذر بھی تھا مگر اب کسی کے لئے کوئی عذر کی جگہ نہیں۔ کیونکہ خدا نے مجھے بھیجا ہے کہ میں اس بات کا ثبوت دوں کہ زندہ کتاب قرآن ہے اور زندہ دین اسلام ہے اور زندہ رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور میں آسمان اور زمین کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ یہ باتیں سچ ہیں۔ اور خدا وہی ایک خدا ہے جو کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میں پیش کیا گیا ہے اور زندہ رسول وہی ایک رسول ہے جس کے قدم پر نئے سرے سے دُنیا زندہ ہو رہی ہے۔ نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ برکات ظہور میں آرہے ہیں۔ غیب کے چشمے کھل رہے ہیں مبارک وہ جو اپنے تئیں تاریکی سے نکالے۔"

(باقی)

آپ کے کنبے میں جب بھی کوئی
پیدائش
یا
موت ہو
تو اُسے مقامی رجسٹرار کے ہاں
درج ضرور کرائیں
یہ معاون ہوتا ہے

پیدائش کا سرٹیفکیٹ عمر کا سرٹیفکیٹ ہوتا ہے:
- اسکول میں داخلے
- نوکری حاصل کرنے
- ووٹ کے حق
- ڈرائیونگ لائسنس
- پاسپورٹ لینے کے لئے

موت کے سرٹیفکیٹ کی ضرورت ہوتی ہے:
- موروثی جائیداد
- بیمے کی رقم
- جائیداد کے کلیم حاصل کرنے کیلئے

اندراج بروقت کرائیے
اور سرٹیفکیٹ بلا معاوضہ حاصل کیجئے

پیدائش اور موت کا اندراج کرانا قانوناً لازمی ہے۔

رجسٹرار جنرل انڈیا

جماعتوں میں جلسہ ہائے یوم مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا بابرکت انعقاد

★ـــــ مکرم محمد یوسف صاحب قریشی سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ حیدر آباد اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۷ کو بعد نماز مغرب احمدیہ جوبلی ہال میں محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا جس میں مکرم مولوی مطلوب احمد صاحب خورشید مبلغ سلسلہ کی تلاوت کلام پاک اور مکرم مولوی منظور احمد صاحب فضل انسپکٹر بیت المال آمد کی نظم خوانی کے بعد مکرم واصف احمد صاحب انصاری، مکرم اجمال الدین صاحب انصاری، مکرم شیخ مسعود احمد صاحب انیس، مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی اور مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی سیرت کے مختلف گوشوں کو اجاگر کیا۔ مکرم مولوی سراج الحق صاحب، مکرم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب اور مکرم عبد الرحیم صاحب بدر نے حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظیم القدر شخصیت سے متعلق اپنے اپنے مشاہدات اور تاثرات بیان کئے۔ ایک نو احمدی دوست نے اپنے قبول احمدیت کے ایمان افروز حالات سنائے۔ اس دوران مکرم شمس الدین صاحب سیکرٹری تحریک جدید نے ایک نظم پڑھی۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ مجلس برخواست ہوئی۔

★ـــــ مکرم محمد عبد اللہ صاحب اُستاد قائد مجلس خدام الاحمدیہ گلبرگہ (کرناٹک) لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۷ کو بعد نماز مغرب مکرم غلام ناظم الدین صاحب کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم غلام نعیم الدین صاحب کی تلاوت کلام پاک اور خاکسار کی نظم خوانی کے بعد مکرم عبد الحکیم صاحب قریشی، مکرم وسیم احمد صاحب نور اور خاکسار نے سیرت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی، اس دوران عزیز غلام عظیم الدین سلمہٗ اور خاکسار نے نظمیں بھی پڑھیں۔ صدارتی خطاب اور اجتماعی دُعا کے ساتھ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

★ـــــ مکرم شیخ مسعود احمد صاحب انیس معلم وقفِ جدید حیدر آباد رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۲/۲/۸۷ کو بعد نماز عصر مسجد احمدیہ الہ دین بلڈنگ سکندر آباد میں محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا جس میں مکرم منظور احمد صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم محمد عبد القیوم صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم لئیق الدین الہ دین صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کا متن پڑھ کر سنایا ازاں بعد مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی، مکرم محمد یوسف صاحب آف کینیڈا، مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب، خاکسار مسعود احمد انیس اور محترم صدر اجلاس نے تقاریر کیں۔ اجتماعی دُعا کے ساتھ یہ بابرکت اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اس موقعہ پر مکرم سیٹھ ظہیر دین صاحب کی طرف سے تمام حاضرین کی شیرینی سے تواضع کی گئی۔ جزاہ اللہ تعالیٰ خیراً۔

★ـــــ مکرم ٹی کے شوکت علی صاحب معلم وقفِ جدید مرکرہ (کرناٹک) لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۲/۲/۸۷ کو مکرم کے ایم جمال الدین صاحب، زعیم مجلس انصار اللہ کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم کے الیس عمر صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم ایم کے محی الدین صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم کے الیس عمر صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کا متن پڑھ کے سُنایا۔ لعدہٗ مکرم پی اے قاسم صاحب، خاکسار ٹی کے شوکت علی، مکرم وی عبد الرحیم صاحب، مکرم وی کے ابراہیم صاحب اور مکرم تمیم عباس صاحب نے پیشگوئی پسر موعود کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی، صدارتی تقریر اور اجتماعی دُعا کے ساتھ مجلس برخواست ہوئی۔

★ـــــ مکرم سید ناصر احمد صاحب ندیم مُعلم وقفِ جدید سرینگر اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۷ کو بعد نماز جمعہ زیر صدارت مکرم عبد السلام صاحب ٹاک صدر جماعت جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم طاہر احمد صاحب آف ماندوجن کی تلاوت قرآن پاک اور مکرم ڈاکٹر عبد المومن صاحب قائد مجلس کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز نے پیشگوئی مصلح موعود کا متن پیش کیا اور اس کے پس منظر کی وضاحت کی لعدہٗ مکرم بابو غلام رسول صاحب، خاکسار سید ناصر احمد ندیم اور محترم صدر اجلاس نے اس عظیم الشان پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا۔ دعا کے ساتھ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

★ـــــ مکرم ظہیر عالم خان صاحب معلم وقفِ جدید کٹیا (یوپی) تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۷ کو بعد نماز مغرب زعتاد مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم مبلغ سلسلہ جلسہ یوم مصلح موعودؓ کی کارروائی کا آغاز مکرم یوسف علی خاں صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ مکرم خالد خان صاحب نے نظم پڑھی اور صدر اجلاس نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی ازاں بعد مکرم احسن خان صاحب سیکرٹری تبلیغ، خاکسار ظہیر عالم خان اور مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم نے تقاریر کیں اس دوران خاکسار اور مکرم اسلم خان صاحب نے نظمیں پڑھیں۔ اجتماعی دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

★ـــــ مکرم حفیظ احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ شاہجہانپور رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۵/۲/۸۷ کو مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم مبلغ سلسلہ کی زیر صدارت احمدیہ دار التبلیغ میں جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مکرم محمد زاہد صاحب قریشی کی تلاوت قرآن حکیم اور مکرم منور خان صاحب کی نظم خوانی کے بعد صدر اجلاس نے پیشگوئی کا متن پڑھ کر سنایا اور اس کا پس منظر بیان کیا۔ ازاں بعد خاکسار حفیظ احمد، مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی صدر جماعت اور مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم نے تقاریر کیں۔ دُعا کے ساتھ مجلس برخواست ہوئی۔

★ـــــ مکرم سید ہارون رشید صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ خانپور ملکی (بہار) اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۷ کو مکرم مولوی بشیر احمد صاحب مشتاق آف کشمیر کی صدارت میں جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا۔ خاکسار کی تلاوت کلام پاک اور مکرم سید عادل رشید صاحب زیدی کی نظم خوانی کے بعد صدر اجلاس نے پیشگوئی کا متن پڑھ کر سنایا ازاں بعد مکرم مولوی کے عبد السلام صاحب مُعلم وقفِ جدید، مکرم مولوی سید آفتاب احمد صاحب، مکرم ڈاکٹر انوار احمد صاحب اور مکرم صدر صاحب اجلاس نے تقاریر کیں۔ اس دوران مکرم نصیر احمد صاحب آف کشمیر نے نظم پڑھی دُعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

★ـــــ مکرم سید امداد علی صاحب مُعلم وقفِ جدید اندورہ (کشمیر) لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۷ کو مکرم الحاج شیر محمد خان صاحب کے مکان پر موصوف ہی کی صدارت میں جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا۔ جس میں خاکسار کی تلاوت اور مکرم مشتاق احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم قائد صاحب مجلس نے عہد دہرایا، مکرم منظور احمد خان صاحب، مکرم طاہر احمد خان صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ اختتامی دُعا کے بعد حاضرین کی چائے اور شیرینی سے تواضع کی گئی۔

★ـــــ مکرم میر عبد الرحیم صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سونگھڑہ (اڑیسہ) تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۲/۲/۸۷ کو مسجد احمدیہ محلہ محی الدین پور میں مکرم سید یعقوب الرحمٰن صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا جس میں مکرم عبد الجلیل خان صاحب کی تلاوت قرآن پاک اور مکرم عبد الحکیم صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم سید فضل نعیم صاحب قائد مجلس نے متن پیشگوئی مصلح موعود پڑھ کر سنایا۔ مکرم سید انوار الدین احمد صاحب، مکرم سید علاء الدین شاہ قادری صاحب، مکرم سید فضل عمر صاحب اور مکرم صدر صاحب اجلاس نے تقاریر کیں۔ دُعا کے ساتھ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

★ـــــ مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد مبلغ یادگیر رقمطراز ہیں کہ یوم مصلح موعودؓ کی تقاریب کے سلسلہ میں خدام اور لجنہ کی طرف سے علیحدہ علیحدہ علمی اور ورزشی مقابلوں کا اہتمام کیا گیا۔ مورخہ ۲۰/۲/۸۷ کو رات ۹ بجے جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا۔ جس میں مکرم سیٹھ محمد عبد الصمد صاحب، خاکسار محمد ایوب ساجد اور مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت نے تقاریر کیں۔ اس موقعہ پر مکرم سیٹھ محمد ذکریا صاحب آنو نے تمام حاضرین جلسہ کی چائے اور مٹھائی سے تواضع کی مستورات کے لئے پردے کا الگ انتظام کیا گیا تھا۔ حاضرین کی تعداد آٹھ صد کے قریب تھی۔ مسجد احمدیہ کو برقی قمقموں سے سجایا گیا تھا۔ آخر پر علمی و ورزشی مقابلہ جات میں اوّل آنے والوں کو انعامات دیئے گئے۔ اور دوران سال نماز کی پابندی کرنے والے اطفال کو انعام دیئے گئے۔

★ــــ مکرم سیف الرحمٰن صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کیرنگ تحریر فرماتے ہیں کہ ۲۰ر فروری کو بعد نماز مغرب مکرم انیس الرحمٰن خان صاحب صدر جماعت کی صدارت میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد خاکسار سیف الرحمٰن، مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب، مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر اور مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے تقاریر کیں۔ بعد دعا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

★ــــ مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب مبلغ سلسلہ بھدرک لکھتے ہیں کہ ۲۰ر فروری کو مسجد احمدیہ بھدرک میں مکرم شیخ غلام محمود صاحب کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد خاکسار شیخ عبد الحلیم، مکرم مولوی بشیر الدین صاحب باتلیؔ، مکرم ناصر احمد صاحب زاہدؔ، مکرم مولوی ہارون رشید صاحب اور مکرم گل محمد شاہ صاحب نے تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب کے بعد اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

★ــــ مکرم امین کنہی احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ پینگاڈی تحریر فرماتے ہیں کہ ۲۰ر فروری کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ پینگاڈی میں مکرم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد مکرم صدر جلسہ، خاکسار امین کنہی احمد، مکرم پی عبد الناصر صاحب اور مکرم سی ایچ عبد الحمید صاحب نے تقاریر کیں۔ اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

★ــــ مکرم مولوی محمد عمر صاحب تیاپورہ مبلغ انچارج اڑیسہ لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۵ر فروری کو خاکسار کی صدارت میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد خاکسار کے علاوہ مکرم عبد الغفار صاحب اور مکرم ابرار حسین صاحب نے تقاریر کیں۔ بعد دعا جلسہ برخواست ہوا۔

★ــــ مکرم سید ناصر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ جمشید پور رقمطراز ہیں کہ ۲۲ر فروری کو مسجد احمدیہ جمشید پور میں خاکسار کی صدارت میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد مکرم سید فرید الدین احمد صاحب شاہ قادری، مکرم مولوی غلام مہدی صاحب ناصر اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

★ــــ مکرم مولوی برہان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ انڈیا سان اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۲ر فروری کو خاکسار کی صدارت میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم سلطان احمد صاحب، مکرم محمد اسماعیل صاحب، مکرم غلام احمد صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ بعد دعا جلسہ برخواست ہوا۔

★ــــ مکرم مولوی نذر الاسلام صاحب مبلغ سلسلہ سمبلپور رقمطراز ہیں کہ ۲۰ر فروری کو بعد نماز مغرب و عشاء خاکسار کی صدارت میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد خاکسار نے سیرت حضرت مصلح موعودؓ پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اجتماعی دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

★ــــ مکرم محمد صادق صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ جڑچرلہ تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۲/۲/۸۷ کو ٹھیک گیارہ بجے خاکسار کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود مکرم میر احمد فاروق صاحب کی تلاوت اور مکرم شریف احمد صاحب کی نظم کے ساتھ آغاز پذیر ہوا۔ جس میں مکرم میر احمد عارف صاحب صدر جماعت، مکرم محمد مظہر احمد صاحب قائد مجلس، مکرم میر احمد آصف صاحب، مکرم میر احمد الطاف صاحب، مکرم ذاکر احمد صاحب، مکرم میر احمد ظفر صاحب، مکرم ناصر احمد صاحب، مکرم فاروق احمد خان صاحب عادل آباد، مکرم شریف الدین منظور احمد صاحب محبوب نگر، مکرم محمد ابراہیم خان صاحب، مکرم محمد قاسم شریف صاحب محبوب نگر اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ اس دوران مکرم میر احمد اشتیاق صاحب، مکرم میر احمد فاروق صاحب اور مکرم میر احمد اشرف صاحب نے نظمیں پڑھیں۔ دعا کے ساتھ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

اس موقع پر مقامی انصار و خدام نے اجتماعی کھانے کا انتظام کیا تھا چنانچہ نماز ظہر کے بعد تمام احباب جماعت نے مل کر کھانا تناول کیا۔ چار بجے سے کھیلوں کا پروگرام ہوا۔ جو مغرب کی نماز تک جاری رہا۔ ✤

پٹنہ (بہار) ہائیکورٹ کے جج مسٹر جسٹس بی پی جہا کی خدمت میں

قرآن مجید اور اسلامی لٹریچر کی پیشکش

از مکرم سید محمد عبد الباقی صاحب جیوڈیشیل مجسٹریٹ سول کورٹ دیوگھر۔ بہار

صوبہ بہار کا ضلع ہیڈ کوارٹر دیوگھر مذہبی نقطہ نگاہ سے ایک ملک گیر اہمیت کا حامل شہر ہے۔ بعض پڑوسی ملکوں سے بھی ہندو مذہب سے تعلق رکھنے والے دوست یہاں کثرت سے بابا بیجناتھ دھام کے درشن کے لئے آتے رہتے ہیں۔ سال کے کچھ حصوں مثلاً ساون کے مہینہ میں یہاں آنے والوں کی تعداد لاکھوں تک پہنچ جاتی ہے۔ علاوہ ازیں یہاں ست سنگ مت کے ماننے والوں کا بھی ایک بڑا مرکز ہے۔ جس میں ہندوستان کے علاوہ بنگلہ دیش، نیپال اور بھوٹان وغیرہ سے بھی کثرت سے لوگ آتے رہتے ہیں۔

دوسری طرف شہر میں مسلمانوں کی آبادی ایک فیصد بھی نہیں ہے۔ مشکل سے دو تین مساجد ہیں۔ مذہبی نقطہ نگاہ سے مسلمانوں کی حالت بہت نازک ہے۔ یہ لوگ عموماً تجارت پیشہ ہیں جن میں تعلیم نہ ہونے کے برابر ہے۔ صرف لڑکوں کے ایک ہائی سکول میں اردو کی پڑھائی ہوتی ہے۔

دیوگھر میں جب سے عدلیہ قائم ہے خاکسار یہاں پہلا مسلم جیوڈیشیل آفیسر ہے۔ جنوری ۱۹۸۶ء میں خاکسار کی پوسٹنگ کے بعد سے یہاں تبلیغی کوشش جاری ہے۔ قبل ازیں احمدیت سے متعلق یہاں اکثر لوگوں کو کوئی جانکاری نہیں تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب بہت سے لوگ جماعت احمدیہ اور اس کے عقائد سے روشناس ہو گئے ہیں۔

بتاریخ ۳/۲/۸۷ کو ست سنگ مت والوں کے ایک دھارمک سمیلن میں شمولیت کے لئے پٹنہ ہائیکورٹ کے آنریبل مسٹر جسٹس بی پی جہا یہاں تشریف لائے ہوئے تھے۔ خاکسار نے موقع غنیمت پاکر اُن کی خدمت میں ۲/۲/۸۷ کی شام قریب ۷ بجے، ڈسٹرکٹ بورڈ ڈاک بنگلہ میں بہت سارے آفیسرز اور شہر کے معزز احباب کی موجودگی میں قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ۔ اسلامی اصول کی فلاسفی (انگریزی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ (انگریزی) Muhammad in Ahmadiyya اور دیگر اہم انگریزی اور ہندی لٹریچر کا سیٹ تحفۃً پیش کیا۔ جسے اُنہوں نے بے حد خوشی اور شکریہ کے ساتھ قبول فرمایا۔ الحمد للہ۔ اس موقع پر خاکسار نے تمام احباب کی موجودگی میں جماعت کا مختصراً تعارف بھی کرایا اور احمدیت کے عقائد بیان کرتے ہوئے پاکستانی حکومت کے ذریعہ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیئے جانے کی حقیقت کا ذکر کیا جس کا آنریبل جسٹس صاحب اور دیگر احباب پر ایک خاص اثر ہوا۔ اس کے بعد کئی معزز احباب اور افسران نے خاکسار سے احمدیت سے متعلق لٹریچر کا مطالعہ کیا۔

خاکسار کی دیوگھر میں پوسٹنگ کے بعد سے خصوصاً مسلمانوں میں ایک خاص ہلچل مچ گئی ہے۔ کچھ نیک فطرت دوست بڑی دلچسپی سے احمدیہ لٹریچر کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جمعہ اور خطابات کے کیسٹس سننے کے لئے آتے ہیں۔ بعض دوست یہ کیسٹس اپنے گھروں پر لے جا کر سنتے ہیں اور دوسروں کو سناتے بھی ہیں۔ یہاں وقتاً فوقتاً لوگوں کو ویڈیو کیسٹس دکھانے کا بھی انتظام کیا جاتا رہتا ہے۔ جس سے لوگوں پر بہت اچھا اثر ہے۔

یہاں پر خاص طور سے مکرم حیدر علی صاحب ایڈووکیٹ کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصوف ایک نیک دل اور مخلص دوست ہیں اُنہوں نے اپنے نام بدر بھی جاری کرایا ہوا ہے اور وہ احمدیت کے مطالعہ کے بعد اس نتیجہ پر پہنچ چکے ہیں کہ احمدیت برحق ہے اُنکی ہدایت کے لئے احباب جماعت سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

اسی طرح آشیانہ ہوٹل دیوگھر کے مالک مکرم محمد رفیق صاحب بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت سے متعلق مطالعہ کر رہے ہیں اور حضور انور کے خطبات کے کیسٹس سے کر سنتے ہیں ویڈیو کیسٹس بھی دیکھنے لے گئے ہیں۔ اُن کی رہنمائی کے لئے بھی خاص دعاؤں کی درخواست ہے۔

تبلیغی مساعی کے نتیجے میں خاکسار کی مخالفت بھی ہو رہی ہے۔ خدا کرے کہ اس مخالفت کے بہتر نتائج نکلیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے والوں کی ایک بڑی جماعت یہاں بھی جلد قائم ہو جائے۔ آمین ✤

شاہراہ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی اور تربیتی مساعی

بیدا اور عناوہ (یوپی) میں نو ۹ افراد کا قبول احمدیت

مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم مبلغ سلسلہ شاہجہانپور رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۵؍۲؍۸۷ کو خاکسار نے اپنی اہلیہ اور ایک خادم بھائی مکرم منور احمد خان صاحب کے ہمراہ بیدا ضلع لکھم پور (یوپی) کا تبلیغی دورہ کیا۔ جہاں بعد نماز ظہر و عصر ایک مجلس سوال و جواب منعقد کی جس میں کثیر تعداد میں غیر احمدی بھائیوں نے شرکت کی۔

بعد نماز عشاء یہاں کے واحد احمدی مکرم جمیل خان صاحب کی چوپال پر ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ مکرم منور خان صاحب کی تلاوت کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے موضوع پر تقریر کی ازاں بعد غیر از جماعت احباب نے خاکسار سے سوالات کئے خاکسار نے اُن کے جوابات دیئے۔ جس سے بعض لوگ اللہ کے فضل سے بہت متأثر ہوئے اور کہا کہ ہم کو جماعت احمدیہ کی صداقت معلوم ہوگئی ہے۔ آخر پر مکرم جمیل خان صاحب نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اسی روز بفضلہ تعالیٰ دو افراد بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ الحمد للہ۔

مورخہ ۶؍۲؍۸۷ کو ہم لوگ مکرم جمیل احمد خان صاحب اور اُن کی اہلیہ کے ہمراہ عناوہ ضلع شاہجہانپور گئے۔ یہاں بھی مکرم حشمت خان صاحب نامی ایک احمدی ہیں جو کافی بزرگ ہو چکے ہیں۔ موصوف نے مسجد کے میدان میں غیر از جماعت احباب کو جمع کیا۔ خاکسار نے تلاوت کے بعد ایک مختصر سی تقریر کی۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو بیان کیا۔ بعد ازاں بعض احباب نے سوال کئے جن کے خاکسار نے جواب دیئے۔ بعض لوگ جو خاکسار کے زیر تبلیغ تھے اور اللہ کے فضل سے متأثر ہو چکے تھے نے خاکسار کے ساتھ نماز جمعہ ادا کی۔ جمعہ کی نماز کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے سات افراد پر مشتمل گاؤں کی ایک متموّل فیملی بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئی۔ جب کہ دو مقامات پر بہت سے دوستوں نے جلد احمدیت قبول کرنے کا وعدہ کیا۔

اللہ تعالیٰ نو مبائعین کو استقامت بخشے اور ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین

ہنری مارٹن انسٹی ٹیوٹ حیدرآباد کے مذاکرہ میں جماعت احمدیہ کی نمائندگی

مکرم محمد یوسف صاحب قریشی سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ حیدرآباد اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۱۸؍۲؍۸۷ کو عیسائی مشنری کی طرف سے دعوت نامہ وصول ہونے پر مکرم محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی، مکرم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب اور خاکسار پر مشتمل ایک وفد نے ہنری مارٹن انسٹی ٹیوٹ میں منعقدہ "Interfaith Dialogue" میں جماعت احمدیہ کی نمائندگی کی۔ اس مذاکرہ میں مختلف مذاہب و ملت کے سرکردہ قائدین نے شرکت کی اور اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ مذاکرہ کا مضمون تھا "قومی اتحاد" "National Integration"

اس موضوع پر مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی نے تقریر کی اور اندریں بارہ جماعت احمدیہ کے موقف کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ جب تک تمام مذاہب کے انبیاء کا احترام نہ کیا جائے اس وقت تک قومی اتحاد ناممکن ہے۔ موصوف نے اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی مساعی جمیلہ پر بھی روشنی ڈالی۔ وقفۂ سوالات میں مختلف سوالات کئے گئے جن کے مؤثر جوابات دیئے گئے۔ موقعہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے خاکسار اور مکرم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب نے ہندی، تلگو اور انگریزی لٹریچر کافی تعداد میں تقسیم کیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر کوشش کو قبول کرے اور اس کے نتیجہ میں سعید روحوں کو قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

قومی یکجہتی سیمینار میں جماعت احمدیہ کی نمائندگی

مکرم مولوی محمد عمر صاحب تیماپوری مبلغ سلسلہ مقیم اٹارسی لکھتے ہیں کہ گذشتہ دنوں سرکاری مڈل سکول اٹارسی میں قومی یکجہتی کی تقریب منائی گئی جس میں تمام مذاہب کے نمائندگان کو قومی یکجہتی کے عنوان پر تقاریر کرنے کی دعوت دی گئی۔ مذہب اسلام کی نمائندگی کے لئے منتظمین نے احمدیہ مسلم مشن اٹارسی سے رابطہ قائم کیا۔ اور خود مشن ہاؤس میں آکر دعوت دے گئے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہ ایک سرکاری تقریب تھی۔ اٹارسی شہر میں مسلمانوں کے بہت سے فرقے پائے جاتے ہیں۔ بالخصوص تبلیغی جماعت کی سرگرمیاں یہاں پر نمایاں ہیں۔ لیکن منتظمین نے اسلام کی نمائندگی کے لئے صرف جماعت احمدیہ کو منتخب کیا۔ پروگرام کے مطابق خاکسار، مکرم ابرار حسین صاحب اور مکرم عبد الحفیظ صاحب جماعت کا ضروری لٹریچر لے کر جلسہ گاہ پہنچ گئے۔ مختلف مذاہب کے نمائندگان نے تقاریر کیں۔ خاکسار بھی اپنی باری پر قومی یکجہتی سے متعلق اسلامی تعلیمات کو بیان کرتے ہوئے قرآن مجید کے اس اصول کو پیش کیا۔ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ۔ اور واضح کیا کہ اس لحاظ سے صرف جماعت احمدیہ کو یہ فخر حاصل ہے کہ ہم ہر قوم کے رشیوں، منیوں اور اوتاروں کی عزت و احترام کرتے ہیں۔ خواہ اُن کا تعلق کسی فرقہ اور کسی خطّہ سے ہو۔ پھر اسلامی رواداری کو بیان کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا۔ سمیلن کے اختتام پر سرکردہ معزز اور سنجیدہ طبع افراد میں سلسلہ احمدیہ کا لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی میں برکت عطا کرے اور سعید روحوں کو قبول اسلام کی توفیق دے۔ آمین۔

آندھرا پردیش کے بعض علاقوں کا تبلیغی اور تربیتی دورہ

مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب مبلغ علاقہ ورنگل تحریر کرتے ہیں کہ مکرم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب صوبائی امیر، مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدرآباد اور خاکسار نے اوتار پور، ٹیرور، کامرا پلی، کنڈورتہ، نارائن گری، اٹکالہ پلی اور تاسرلہ پہاڑ کی جماعتوں کا چار روزہ تبلیغی اور تربیتی دورہ کیا۔ دوران سفر جماعتوں میں تبلیغی و تربیتی جلسے کئے گئے بعض مقامات پر لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اور زبانی تبلیغی گفتگو ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس کے نیک ثمرات پیدا فرمائے۔ آمین

کوڈگیرہ (کرناٹک) میں تبلیغی جلسہ

مکرم قریشی محمد عبد اللہ صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ یادگیر لکھتے ہیں کہ ۸ افراد پر مشتمل ایک تبلیغی وفد کوڈگیرہ روانہ ہوا۔ جو یادگیر سے چالیس کلومیٹر دور واقع ہے۔ اس وفد میں مکرم سیٹھ محمد عبد الصمد صاحب امیر وفد، مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد مبلغ سلسلہ، مکرم مولوی نذیر احمد صاحب ہودڑی، مکرم رفیق احمد خان صاحب اور خاکسار قریشی محمد عبد اللہ، مکرم بشیر احمد صاحب بلچکر، مکرم سیٹھ محمد انس صاحب، مکرم نور الدین صاحب گنڈے شامل تھے۔ کوڈگیرہ پہنچ کر ہم نے ایک احمدی بزرگ مکرم محی الدین صاحب سے ملاقات کی۔ مقامی احباب کو تبلیغی گفتگو کے لئے ایک جگہ جمع کیا گیا۔ جہاں ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد مبلغ، مکرم مولوی نذیر احمد صاحب ہودڑی اور مکرم سیٹھ محمد عبد الصمد صاحب نے تقاریر کیں۔ رات کو یہ قافلہ واپس یادگیر پہنچ گیا۔ اس تبلیغی پروگرام کے جملہ اخراجات مکرم سیٹھ محمد عبد الصمد صاحب نے ادا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور اس کے نیک نتائج برآمد کرے۔ آمین

درخواستِ دُعا

مکرم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب سکندرآباد اپنے بہنوئی مکرم شیخ محمود الحسن صاحب آف لاہور کی بینائی کے بحال ہونے۔ نیز ہمشیرہ محترمہ زینب حسن صاحبہ اور اپنی کامل و عاجل شفا یابی کے لئے اور صحیح معنوں میں داعی الی اللہ بننے کی توفیق پانے کے لئے قارئین سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(ادارہ)

ضروری اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق جملہ احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ کوئی شکایت براہ راست حضور انور کی خدمت میں نہ بھجوائیں۔

بیرون از قادیان تمام افراد مقامی جماعت کے توسط سے اس قسم کے تمام خطوط نظارت علیا قادیان کی معرفت حضور انور کی خدمت میں بھجوائیں تاکہ اگر ضروری ہو تو نظارت ہذا اپنی رپورٹ شامل کر کے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھجوا دے۔ امید ہے کہ احباب جماعت اس ہدایت کی سختی سے پابندی کریں گے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

مبلغین کیلئے ضروری اعلان

جملہ مبلغین کرام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال رمضان المبارک کا مہینہ انشاء اللہ تعالیٰ ۳۰ اپریل ۱۹۸۷ء بمطابق ۳۰ شہادت ۱۳۶۶ ہش سے شروع ہو رہا ہے۔ اس لئے مبلغین کرام اس مقدس مہینہ میں دورے نہ کریں بلکہ اپنی اپنی جماعتوں میں درس و تدریس تراویح و تہجد اور دیگر تربیتی و تعلیمی پروگرام جاری رکھیں تاکہ جماعتیں رمضان المبارک کی برکات و فضائل سے پوری طرح فائدہ اٹھائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو احسن رنگ میں رمضان المبارک میں جماعتوں کی تربیت کرنے کی توفیق و سعادت عطا فرمائے اور حامی و ناصر ہو۔ آمین

کیا آپ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات سے محروم تو نہیں!

ساری دنیا کو امت واحدہ بنانے کے لئے یہ انتہائی ضروری ہے کہ احباب اور جماعتوں کا خلیفۂ وقت اور جماعت احمدیہ سے مؤثر رابطہ رہے۔ اور ہر سمت میں ایک ہی جیسی جماعتیں ابھریں۔ اس غرض سے مرکز قادیان میں شعبہ سمعی و بصری قائم کیا گیا ہے جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات اور خطابات کے کیسٹ اور ان کے انگریزی ترجمہ کے کیسٹ مجلس عرفان کے کیسٹ۔ تبلیغی کیسٹ تیار کرتا ہے۔ ان کیسٹس کے جو بھی ... مند احباب ہوں وہ فوراً ہم سے رابطہ قائم کریں۔ بذریعہ رجسٹری یا بذریعہ V.P.P یہاں سے فوراً بھجوانے کا انتظام ہے۔ کیسٹ بھی اعلیٰ کوالٹی کے استعمال کئے جا رہے ہیں۔ اور رعایتی قیمت پر مہیا کئے جاتے ہیں۔ ایک کیسٹ C-60 کا ... روپے ہیں اور C-90 کا دس روپے ہیں اور ... کیسٹ ۱۵/- روپے میں فروخت کیا جاتا ہے۔ ڈاک خرچ اور پیکنگ خرچ اس کے علاوہ ہوگا۔

نوٹ:- ... بہت ہی تھوڑی تعداد کی جائے گی۔ اگر کیسٹ میں کسی قسم کا نقص ہو تو شعبہ سمعی و بصری اس کو واپس لے کر دوسری کیسٹ بھجوانے کا ذمہ دار ہوگا۔ خط و کتابت اس پتہ پر کریں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ شعبہ سمعی و بصری قادیان

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

درخواست دعا

مکرم محمد نصرت اللہ صاحب غوری حیدر آباد ... اپنی مشکلات کی دوری اور کاروبار میں برکت و ترقی کے لئے نیز افضال الٰہی کے حصول کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

پروگرام دورہ انسپکٹران تحریک جدید

یہ امر کسی وضاحت کا محتاج نہیں کہ تحریک جدید عالمگیر غلبہ اسلام کے لئے ایک عظیم الشان جہاد کبیر ہے اور تحریک جدید کا چندہ صدقہ جاریہ ہے۔ اضافہ اور وصولی چندہ تحریک جدید کے لئے مکرم رفیق احمد صاحب انسپکٹر تحریک جدید اور مکرم عبد الوکیل صاحب انسپکٹر تحریک جدید درج ذیل پروگرام کے مطابق صوبہ کرناٹک و آندھرا اور صوبہ بہار ... کی جماعتوں کا دورہ کریں گے۔ جملہ عہدیداران جماعت و مبلغین و معلمین حضرات سے کماحقہٗ تعاون کی درخواست ہے۔

وکیل المال تحریک جدید

پروگرام دورہ مکرم رفیق احمد صاحب انسپکٹر تحریک جدید برائے صوبہ کرناٹک و آندھرا

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی		نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱۳ ۳/۸۷		بنگلور	۴ ۴/۸۷	۳	۷ ۴/۸۷
بمبئی	۱۵ ۳/۸۷	۴	۱۹ ۳/۸۷		حیدر آباد	۷	۶	۱۳
گلبرگہ	۲۰	۱	۲۱		سکندر آباد	۱۳	۲	۱۵
شاہ آباد	۲۱	۱	۲۲		ظہیر آباد	۱۵	۱	۱۶
یادگیر	۲۲	۳	۲۵		چنتہ کنٹہ کاماریڈی	۱۶	۱	۱۷
تیما پور	۲۵	۱	۲۶		عادل آباد	۱۸	۱	۱۹
دیودرگ	۲۶	۱	۲۷		جڑچرلہ	۲۰	۱	۲۱
اڈنکور	۲۷	۱	۲۸		محبوب نگر	۲۱	۱	۲۲
ہبلی	۲۹	۱	۳۰		ورنگل	۲۲	۱	۲۳
لونڈہ بلگام	۳۰	۱	۳۱		چنتہ کنٹہ	۲۳	۳	۲۶
معور ب	۳۱	۱	۱ ۴/۸۷		کرنول	۲۶	۲	۲۸
ساگر	۱ ۴/۸۷	۱	۲		حیدر آباد	۲۸	۱	۲۹
شیموگہ	۲	۲	۴		قادیان	۱ ۵/۸۷	-	-

پروگرام دورہ مکرم عبد الوکیل صاحب انسپکٹر تحریک جدید برائے صوبہ بہار

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی		نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
موسیٰ بنی	۱۱ ۳/۸۷	۴	۱۵ ۳/۸۷		بلارحا	۲۹ ۳/۸۷	۱	۳۰ ۳/۸۷
مہوبھنڈار	۱۵	۱	۱۶		مونگھیر	۳۰	۱	۱ ۴/۸۷
جمشید پور	۱۶	۲	۱۸		پٹنہ	۱ ۴/۸۷	۲	۳
رانچی	۱۸	۱	۱۹		مظفر پور	۳	۱	۴
گریڈیہ	۱۹	۱	۲۰		موتی ہاری	۴	۱	۵
دلیہ گھر	۲۰	۱	۲۱		گیا	۵	۱	۶
بھاگلپور	۲۱	۳	۲۴		اروَل	۶	۱	۷
برہ پورہ	۲۴	۱	۲۵		آرہ	۷	۱	۸
پاکوڑ	۲۵	۱	۲۶		بنارس	۸	۱	۹ ش
بھاگلپور	۲۶	۱	۲۷		قادیان	-	-	-
شاہ پور طلوعی مظفر	۲۷	۲	۲۹		-	-	-	-

درخواست ہائے دعا

● محترمہ نصرت اللہ دین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ سکندر آباد اپنے واقف زندگی بیٹے عزیز ... سلمہٗ کی کامل و عاجل شفایابی درازی عمر اور صحیح معنوں میں خادم دین بننے کے لئے ...

● مکرم ایس ایم مشتاق صاحب ... اپنے بچوں کی امتحانات میں نمایاں کامیابی دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے دینی و دنیوی مقاصد میں حصول کامیابی اور اہل و عیال کو قبول احمدیت کی سعادت عطا ہونے کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

مجلسِ علم و عرفان ــــ بقیہ صفحہ اوّل

نشانات دیکھ کر اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ وہاں کسی زمانے میں پردے کا رواج موجود تھا۔ میرے خیال میں پردے کا تعلق مذاہب سے ہے۔ جب کبھی کوئی مذہب اللہ تعالیٰ کی طرف سے بنی نوعِ انسان کی ہدایت کے لئے آیا اُس نے لوگوں کو بتایا کہ عورت اور مرد کے درمیان ایک حدِ فاصل ضرور ہونی چاہیئے۔ مرد اور عورت کے آزادانہ اختلاط سے معاشرتی اور خاندانی نظام کے تباہ ہونے کا شدید خطرہ ہے۔ ایسی صورتِ حال جب بھی پیدا ہوئی ہے تو معاشرے کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچتا ہے۔ فرمایا کہ پردے کا رواج اتنا پرانا ہے کہ مَیں اُس کے آغاز کا سُراغ نہیں لگا سکا۔ لیکن ایک بات یقین سے کہی جا سکتی ہے کہ پردے کو عالم گیر حیثیت حاصل ہے ۔

نمائندگانِ بدر جماعت ہائے احمدیہ بھارت

بدر کی توسیعِ اشاعت اور خریداران و مشتہرین سے اُن کے واجبات کی بروقت وصولی و حساب فہمی کی غرض سے بھارت کی بڑی بڑی جماعتوں میں بدر کے مستقل نمائندگان کی تقرری کا معاملہ کافی عرصہ سے زیرِ غور ہے امراء و صدر صاحبان، اور مبلغین کرام کے مشورہ سے سرِدست مندرجہ ذیل تین نمائندے نامزد کئے گئے ہیں متعلقہ جماعتوں کے خریداران و مشتہرین اور معاونینِ خاص سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ کے نمائندہ بدر سے کماحقہٗ، تعاون کر کے ممنون فرمائیں۔ بھارت کی دیگر بڑی جماعتوں کے اُمراء و صدر صاحبان اور مبلغین و معلمینِ کرام سے بھی اپنے اپنے حلقہ کی نمائندگی کے لئے موزوں اور مخلص و مستعد احباب کے نام تجویز کر کے دفتر بدر کو ارسال کرنے کی گزارش کی جاتی ہے ۔ (مینیجر ہفت روزہ بدر قادیان)

(۱) مکرم احمد عبد الستار صاحب نمائندہ بدر برائے حیدر آباد و سکندر آباد ۔
(۲) مکرم قریشی محمد عبد اللہ صاحب تیماپوری نمائندہ بدر برائے یادگیر ۔ گلبرگہ ۔ تیماپور اور دیودرگ ۔
(۳) مکرم مبارک احمد صاحب عابد نمائندہ بدر برائے ناصر آباد (کشمیر)

اعلاناتِ نکاح اور تقریب شادی خانہ آبادی

(۱)۔ مورخہ ۱۲/۸/۸۶ کو عزیز مرزا احمد مبشر سلمہ ابن مکرم محمود احمد صاحب بشر درویش قادیان کا نکاح عزیزہ صالحہ ناہید سلمہا بنت مکرم چوہدری عبد الغنی صاحب گوندل فارم کوٹڑی ضلع دادو۔ سندھ (پاکستان) کے ہمراہ مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم میر عبد الرشید صاحب تبسم مربی سلسلہ حیدر آباد۔ سندھ (پاکستان) نے پڑھا۔

(۲)۔ مورخہ ۳۰/۸/۸۶ کو عزیز منظور احمد مبشر سلمہ ابن مکرم محمود احمد صاحب بشر درویش قادیان اور عزیزہ زُہرہ جبین سلمہا بنت مکرم ماسٹر عزیز احمد صاحب ملکانہ ساکن صالح نگر ضلع آگرہ (یو۔پی) کی شادی بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی۔ واضح رہے کہ نکاح کا اعلان مورخہ ۲۰/۵/۸۵ کو قادیان میں ہی ہو چکا تھا۔ مورخہ ۱/۹/۸۶ کو بارات دُلہن کو ہمراہ لے کر واپس قادیان پہنچی اور مورخہ ۳/۹/۸۶ کو مکرم محمود احمد صاحب بشر نے قریباً تین صد افراد کو اپنے بیٹے کی دعوتِ ولیمہ میں مدعو کیا۔ اِس خوشی میں موصوف نے بطور شکرانہ مبلغ بیس روپے اعانتِ بدر میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہُ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(۳)۔ مورخہ ۱۶/۲/۸۷ کو بعد نمازِ عصر مسجد مبارک میں مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے عزیز عبد الباسط قمر انجینئر ابن مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری کا نکاح عزیزہ سعیدہ بیگم سلمہا بی اے بنت مکرم مولوی عبد القادر صاحب دہلوی نائب ناظر دعوت و تبلیغ سے مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اس خوشی میں مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری نے مبلغ دس روپے اعانتِ بدر میں دیئے ہیں۔ فجزاہُ اللہ تعالیٰ۔

قارئین سے ہر سہ رشتوں کے بابرکت اور مثمر بہ ثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

ــــــــ (ادارہ)

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶۱ لوئر چیت پور روڈ۔ کلکتہ - ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/61 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475
RESI. 273903
CALCUTTA - 700073.

الخیر کلہ فی القرآن
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE :- 279203
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

کیوں عجب کرتے ہو گر مَیں آگیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS
(ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO-OP. HOUSE SOCT.
PLOT NO. 6. GROUNDFLOOR.
OLD CHAKALA, OPP. CIGARETTE HOUSE.
ANDHERI (EAST)
PHONES { OFFICE. - 6348179
RESI :- 629389 }
BOMBAY - 400099.

ھُوَ الناصر
خُدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں
معیاری سونا کے زیورات بنوانے اور خریدنے کے لئے تشریف لائیں!

الرؤف جیولرز

۱۶ - خورشید کلاتھ مارکیٹ، حیدری شمالی ناظم آباد۔ کراچی
(فون نمبر :- ۶۱۶۰۹۲)

ارشادِ باری تعالیٰ :-

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوۡا مَا بِاَنۡفُسِہِمۡ

یقیناً اللہ کسی قوم کی حالت اُس وقت تک نہیں بدلتا جب تک وہ لوگ خود اپنی حالت میں نیک تبدیلی پیدا نہ کریں۔

ــــــ (طالب دُعا) ــــــ

AUTOWINGS,
13 - SANTHOME HIGH ROAD.
MADRAS - 600004.
PHONES { 76360.
74350.

آٹو ونگس

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

(تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے)

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکش از طرف: کرشن احمد، گونم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیبون ٹریڈرس۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک ۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑلیسہ)

پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی ۔ فون نمبر:- 294

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

SK. GHULAM HADI & BROTHERS, READY-MADE GARMENTS DEALERS

CHANDAN BAZAR, BHADRAK, Distt. BALASORE (ORISSA)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی۔ اُوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس!

ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے!

(کشتی نوح)

پیشکش:- **ROYAL AGENCY**

PRINTERS, BOOKSELLERS & EDUCATIONAL SUPPLIERS

CANNANORE-670001, PHONE NO. 4498.

HEAD OFFICE P.O. PAYANGADI-670303 (KERALA)

PHONE No. 12.

پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

(پیشکش)

SAIRA Traders

WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PVC. CHAPPALS.

SHOE MARKET, NAYAPUL, HYDERABAD-500002

PHONE NO. 522860.

"قرآن شریف پر چلنا ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم ص [illegible])

الائیڈ گلو پروڈکٹس

بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۴۰ عقب کاچیگوڑہ ریلوے سٹیشن حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

(فون نمبر:- ۴۲۹۱۶)

"خدا کے فضل جس کے شامل ہیں اس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔"

(ضرورۃ الامام صفحہ ۵۲)

NIR ®

CALCUTTA-15.

پیشکش کرتے ہیں:-

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے